تار کا پتہ الفضل قادیان

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

ترسیل زر بنام منیجر روزنامہ الفضل ہو

شرح چندہ
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
ماہانہ

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ بیرون ہند

جلد ۲۴	مورخہ ۱۲ ربیع الثانی سنہ ۱۳۵۵ھ	یوم جمعہ	مطابق ۳ جولائی سنہ ۱۹۳۶ء	نمبر ۳

مدینۃ المسیح

قادیان یکم جولائی ۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے خیر و عافیت ہے ؛

آج ساڑھے تین بجے کی ٹرین سے جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوت و تبلیغ ایک ضروری کام کی سرانجام دہی کے لئے لاہور تشریف لے گئے ؛

۳۰۔ جون بابو نصر اللہ خان صاحب پنشنر نے اپنے بھتیجے عبد الرحمان صاحب کی دعوتِ ولیمہ دی ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

طوفان ہلاکت سے محفوظ رہنے کا یقینی علاج

اور اے عیسائی مشنریو! اب ربنا المسیح مت کہو۔ اور دیکھو۔ کہ آج تم میں ایک ہے جو اُس مسیح سے بڑھ کر ہے۔ اور اے قوم شیعہ! اس پر اصرار مت کرو۔ کہ حسین تمہارا منجی ہے کیونکہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں سے ایک ہے۔ کہ اُس حسین سے بڑھ کر ہے۔ اور اگر میں اپنی طرف سے یہ باتیں کہتا ہوں۔ تو میں جھوٹا ہوں۔ لیکن اگر میں ساتھ اس کے خدا کی گواہی رکھتا ہوں۔ تو تم خدا سے مقابلہ مت کرو۔ ایسا نہ ہو۔ کہ تم اس سے لڑنے والے ٹھہرو۔ اب میری طرف دوڑو۔ کہ وقت ہے۔ جو شخص اس وقت میری طرف دوڑتا ہے۔ میں اس کو اس سے تشبیہ دیتا ہوں۔ کہ جو عین طوفان کے وقت جہاز پر بیٹھ گیا۔ لیکن جو شخص مجھے نہیں مانتا۔ میں دیکھ رہا ہوں۔ کہ وہ طوفان میں اپنے تئیں ڈال رہا ہے۔ اور کوئی بچنے کا سامان اس کے پاس نہیں۔ سچا شفیع میں ہوں۔ جو اس بزرگ شفیع کا سایہ ہوں۔ اور اس کا ظل جس کو اس زمانہ کے اندھوں نے قبول نہ کیا۔ اور اس کی بہت ہی تحقیر کی۔ یعنے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ؛

(دافع البلاء)

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۵ر جون سے ۲۹ر جون سنہ ۱۹۳۶ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب دستی اور بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے:۔

	دستی بیعت	
۱	محمد غفران صاحب	ضلع ہزارہ
	تحریری بیعت	
۲	خواجہ محمد بشیر احمد خانصاحب	بمبئی
۳	محمد حسین صاحب	ضلع شیخوپورہ
۴	اللہ داد صاحب	ضلع گجرات
۵	عبد المجید صاحب	حیدر آباد
۶	سید مصطفےٰ حسین صاحب	ضلع شاہ آباد
۷	مہر بی بی صاحبہ	، شیخوپورہ

احباب جماعت بہت جلد اطلاع دیں

احباب کو معلوم ہے۔ کہ گزشتہ سال حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کے تحریر فرمودہ ٹریکٹ دفتر تحریک جدید کی طرف سے شائع ہوتے رہے ہیں۔ ان کی قیمت نہایت واجبی رکھی گئی تھی۔ اور جس قدر قیمت کوئی جماعت برداشت کرسکتی تھی۔ اسی کا اس سے مطالبہ کیا گیا تھا۔ شرط صرف یہ تھی۔ کہ احباب اس مطلوبہ تعداد سے اطلاع دیں جسے وہ نہائت مناسب اور موزون طریق سے تقسیم کرسکیں گے۔ اگرچہ احباب نے اس عظیم الشان رعائت سے بھی کماحقہ فائدہ حاصل کرنے کی کوشش نہیں کی۔ لیکن پھر بھی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے محض کمال مہربانی سے یہ منظور فرما لیا ہے کہ سابقہ رعایتی طور پر ہی پھر ٹریکٹوں کا سلسلہ جاری کیا جائے۔ لہذا دوست بہت جلد اطلاع دیں۔ کہ اس دفعہ کس کس مضمون پر کس ترتیب سے ٹریکٹ نکالے جائیں۔ تا اس کے مطابق انتظام کیا جاسکے۔

نوٹ:۔ احباب جملہ اطلاعات دفتر تحریک جدید میں ارسال فرمائیں۔ تاکہ ان سب کو جمع کرکے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بغرض منظوری پیش کیا جاسکے۔

(انچارج تحریک جدید۔ قادیان)

ڈسکہ کے بارہ احمدیوں پر مقدمہ کی پہلی پیشی

(نامہ نگار الفضل کا تار)

سیالکوٹ یکم جولائی۔ ڈسکہ پولیس نے زیر دفعات ۱۴۸/۳۲۴ جن بارہ احمدیوں کا چالان کر رکھا ہے۔ اور جن میں چودھری شکر اللہ خانصاحب عزیز رئیس اعظم ڈسکہ بھی شامل ہیں۔ گذشتہ شام ان میں دس کو نوٹس ملا۔ کہ وہ چودھری جے نارائن سنگھ صاحب ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب سیالکوٹ کی عدالت میں پہلی پیشی کے لئے یکم جولائی کو ۷ بجے صبح حاضر ہوں یہ اصحاب آج عدالت میں پیش ہوئے۔ جنہیں ضمانت پر رہا کیا گیا۔ باقی ماندہ دو احمدیوں کو آٹھ جولائی پیش ہونے کے لئے طلب کیا گیا۔ استغاثہ کی شہادت کے لئے ۱۰ر جولائی کی تاریخ مقرر ہوئی ہے۔ احباب اپنے ان بھائیوں کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔

قادیان کے قبرستان کے متعلق احرار کی فتنہ انگیزی کے مقدمہ کی سماعت

(از رپورٹر الفضل)

بٹالہ یکم جولائی۔ ۱۶ر جون کو قادیان میں ایک احمدی میت کو دفن کرنے کے موقعہ پر احرار نے قبرستان میں آکر جو فتنہ انگیزی کی تھی۔ اس سلسلہ میں پولیس نے ۱۹ معزز احمدیوں کا چالان زیر دفعہ ۱۴۸/۳۲۶ کر رکھا ہے۔ آج علاقہ مجسٹریٹ صاحب بٹالہ کی عدالت میں اسکی پہلی پیشی ہوئی۔ اٹھارہ ملزم حاضر تھے مولوی محمد تقی صاحب ملزم ۱۹ بیمار تھے۔ جنہوں نے میڈیکل سرٹیفکیٹ بھجوایا تھا۔ لیکن ڈاکٹر صاحب انچارج ہسپتال بٹالہ چونکہ لمبی رخصت پر جارہے تھے۔ اس لئے ان کی شہادت آج ہی لیجا سکتی تھی۔ یا پھر ڈیڑھ ماہ بعد۔ اس لئے مجسٹریٹ صاحب نے فرمایا۔ کہ اگر ملزم ۱۹ کو لایا جاسکے۔ تو بہتر ہے۔ چنانچہ اسی وقت موٹر بھیجکر ان کو منگوا لیا گیا۔ اور وہ سخت تکلیف کی حالت میں حاضر ہوگئے۔ ساڑھے تین بجے کیس پیش ہوا۔ ملزموں کی طرف سے جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ ہائیکورٹ جناب مرزا عبد الحق صاحب پلیڈر گورداسپور۔ جناب شیخ ارشد علی صاحب پلیڈر انبالہ اور جناب سردار رتن سنگھ صاحب پلیڈر بٹالہ موجود تھے۔ اور استغاثہ کی طرف سے کورٹ سب انسپکٹر صاحب پیش ہوئے۔ ڈاکٹر صاحب کی شہادت ہوئی جس میں انہوں نے ضربات کی تفصیل بیان کرتے ہوئے بتایا کہ مضروب کے جسم پر سولہ ضربات تھیں۔ جو سوائے ایک یعنی ۱۲ کے Simple تھیں ۱۲ تیز دھار آلہ کی معلوم ہوتی تھی۔ جناب شیخ بشیر احمد صاحب کی جرح کے جواب میں کہا۔ اس زخم کی گہرائی ۱/۸ انچ سے زیادہ نہ تھی۔ لمبائی کے متعلق میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ کسی "(کدال)" کے کونے سے لگ گئی ہو۔ مضروب کے "کسی" کے کونے پر گرنے سے بھی یہ لگ سکتی ہے۔

عدالت نے تمام ملزموں سے ایک ایک ہزار کی ضمانت اور ایک ایک ہزار کا مچلکہ لئے جانے کا حکم دیا۔ اور آئندہ سماعت کے لئے ۱۴ر جولائی کی تاریخ مقرر کی:۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ

پولیس کو زیادہ مہذب اور فرض شناس بنانے کی ضرورت

پولیس کا محکمہ پبلک کا خادم اور اس کی جان و مال اور عزت و آبرو کا محافظ سمجھا جاتا ہے۔ اگر پولیس والے قابلیت اور دیانت داری سے اپنے فرائض ادا کریں۔ تو پبلک کے شکریہ کے مستحق ہو سکتے ہیں۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ ہندوستان میں پولیس عام طور پر پبلک کو شکر گزار بنانے کی بجائے خوف زدہ یا متنفر کرنا زیادہ ضروری سمجھتی ہے۔ اور بعض پولیس والوں کی نااہلیت یا بددماغی کی وجہ سے ایسے واقعات رونما ہوتے رہتے ہیں۔ جو پبلک میں پولیس کے خلاف جذبات غم و غصہ پیدا کرنے کا موجب ہوتے ہیں۔

حال ہی میں ضلع لاہور کی کانگرس کمیٹی کی طرف سے ایک نہایت رنجدہ اور افسوسناک اطلاع اخبارات میں شائع ہوئی ہے۔ جس میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ ایک شریف گھرانے کی ہندو خاتون کے متعلق حالات دریافت کرتے ہوئے کارِ خاص کے سپاہی نے نہایت تکلیف دہ اور غیر مہذبانہ گفتگو کی۔ اس خاتون کے خاوند سے اس کا نام لے کر پوچھا گیا۔ کہ وہ زندہ ہے یا مر گئی ہے۔ اگر وہ خاتون اس خاموشی اور امن پسندی کے ساتھ زندگی بسر کر رہی تھی۔ کہ پولیس کو اس کے زندہ ہونے کا بھی علم نہ تھا۔ تو پھر اس کے متعلق کارِ خاص والوں کو متعین کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ اور اگر کوئی ضرورت سمجھی بھی گئی۔ تو پھر اس کے خاوند سے یہ سوال کرنا کہ:۔

"کیا اب اس کا چال چلن اچھا ہے" کہاں کی تہذیب ہے۔ اور کس قسم کی فرض شناسی ہے عورت کے چال چلن پر حملہ۔ اور وہ بھی اس کے خاوند کے سامنے نہایت اشتعال انگیز حرکت ہے۔ اور اگر فی الواقعہ یہ کسی پولیس مین سے سرزد ہوئی ہے۔ تو نہایت ہی افسوسناک امر ہے۔

پنجاب کے مختلف مقامات میں پولیس کے متعلق ایک اور شکایت عرصہ سے پائی جا رہی ہے۔ اور بارہا اس کی طرف حکومت کو توجہ دلائی جا چکی ہے۔ لیکن اس میں کوئی کمی نہیں نظر آتی۔ اور وہ پولیس کا احرار کے متعلق کھلم کھلا جانبدارانہ رویہ ہے۔ بیسیوں واقعات اس کے ثبوت میں پیش کئے جا سکتے ہیں۔ اور کئے گئے ہیں۔ لیکن ابھی تک کوئی اصلاح نظر نہیں آتی۔ حال ہی میں اخبار "زمیندار" نے بھی یہ رونا رویا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔

"جب رہنمایانِ احرار پر امرتسر میں تارکول پھینکا گیا۔ تو حکومت کی پولیس نے تحقیق و تفتیش کے ہزاروں سمندر کھنگال ڈالے۔ لیکن دوسری طرف ہم حیرت و استعجاب کے ساتھ ایک بالکل جداگانہ منظر دیکھ رہے ہیں۔ موچی دروازہ کے باہر چند روز ہوئے۔ مجلس اتحادِ ملت کا ایک عام جلسہ ہوا تھا۔ جس میں حکومت کی پولیس پوری مستعدی کے ساتھ قیامِ امن کے لئے موجود تھی۔ اس کے باوجود ایک نیلی پوش کی آنکھ جاتی رہی۔ دوسرے کا سر پھوٹ گیا تیسرے کے جسم پر ضربات سے بدھیاں پڑ گئیں۔ اور پولیس ہے۔ کہ تحقیقات تو درکنار اس کو اس امر کی اطلاع بھی نہیں ہے۔ کہ لاہور میں اس قسم کا کوئی واقعہ پیش بھی آیا ہے۔ یا نہیں۔"

پولیس کا احرار کے متعلق یہ امتیازی رویہ کوئی نئی بات نہیں احرار کی زندگی کا باعث ہی یہی ہے۔ ورنہ اگر ان کو پولیس کی اس طرح کی امداد حاصل نہ ہوتی۔ اور پولیس ان کی ناجائز اور خلافِ قانون حرکات کو نظر انداز نہ کرتی رہتی۔ تو وہ کبھی کے ختم ہو چکے ہوتے مگر سوال یہ ہے۔ کہ کیا پولیس کا یہ طریقِ عمل ایک از روئے قانون قائم شدہ حکومت اور عادل سلطنت کی شایانِ شان ہے۔ اور یہ اس کے استحکام کا باعث بن سکتا ہے۔ کاش مدبرینِ حکومت اس پر غور کریں۔

چونکہ ہم خود ایک عرصہ سے پولیس کے احرار نواز رویہ کا بُری طرح شکار ہو رہے ہیں۔ اور اب بھی پولیس اپنی پوری طاقت سے ہمارے خلاف یہ مظاہرہ کر رہی ہے اس لئے ہم بآسانی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ وہ لوگ کس قدر مصیبت میں پھنسے ہوئے ہیں۔ جن کے مقابلہ میں پولیس نے احرار سے ترجیحی سلوک روا رکھا ہوا ہے۔ اور احرار کی نِت نئی دل آزاریوں اور ایذا رسانیوں کو ناقابلِ التفات سمجھا جا رہا ہے۔ اور حکومت سے کہدینا چاہتے ہیں۔ کہ اس طرح وہ نہ تو احرار کو مسلمانوں پر مسلط کر سکتی ہے۔ اور نہ ان کے اکھڑے ہوئے قدم جما سکتی ہے البتہ پبلک میں پولیس کے خلاف جو جذبہ پایا جاتا ہے۔ اسے مستحکم کرتی جا رہی ہے اگر حکومت یہ نہیں چاہتی۔ کہ پبلک پولیس سے دل برداشتہ ہوتی چلی جائے۔ اس کی جنبہ داری اور نااہلیت کو ناقابلِ انکار حقیقت سمجھ لے۔ اور جہاں تک ممکن ہو۔ اس سے دُور بھاگنے کی کوشش کرے۔ تو اسے چاہیئے۔ کہ پولیس کی ہر بے تمیزی ہر نافرض ناشناسی اور ہر پبلک آزاری پر سختی سے گرفت کرے۔ اور مجرم کو عبرتناک سزا دے۔ یہ نہیں۔ کہ پبلک کے مقابلہ میں پولیس کو حق بجانب قرار دیا جائے لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ پولیس کے متعلق ملکی پریس میں جو شکایات وقتاً فوقتاً شائع ہوتی رہتی ہیں۔ ان کی طرف حکومت متوجہ نہیں ہوتی۔ بلکہ شکایتوں کے باوجود پولیس کی حوصلہ افزائی ہوتی رہتی ہے۔

بے شک پنجاب کی پولیس میں قابل دیانت دار اور فرض شناس افسر بھی ہیں اور وہ پبلک کو بہت فائدہ پہونچا رہے ہیں۔ لیکن نااہل اور فرض ناشناس پولیس والے ان کی نیک نامی اور شہرت کو بھی نقصان پہونچا رہے ہیں۔ اور حکومت کے متعلق بھی عوام میں بے دلی پیدا کر رہے ہیں۔ اس لئے ضرورت ہے۔ کہ حکومت پولیس کے ہر ایک کارکن کو خواہ وہ چھوٹا ہو۔ یا بڑا۔ مہذب اور فرض شناس بنانے کا پورا پورا انتظام کرے۔

شاہجہان پور میں لیڈرانِ احرار کی تواضع

احراری شریعت کے امیر۔ اور صدر احرار پنجاب میں ہر جگہ ذلیل و رسوا ہونے کے بعد بیرونِ پنجاب قسمت آزمائی کے لئے نکل کھڑے ہوئے ہیں۔ لیکن واقعات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بدقسمتی نے وہاں بھی اُن کا ساتھ نہیں چھوڑا۔ چنانچہ حال میں جب وہ شاہجہان پور پہونچے۔ تو باوجود اس کے کہ یہ اعلان کیا گیا۔ کہ ان کے لیکچر احمدیت کے خلاف ہوں گے۔ انہیں عام مسلمانوں نے کافی طور پر ذلیل کیا۔ ان کے آنے پر سیاہ جھنڈیوں سے مظاہرہ کیا گیا۔ اور گاڑی سے اترتے ہی پولیس کی مستعدی و تدبیر نے جمعیت نے ان کو حفاظت میں لے کر عوام سے بچایا۔ اور ایک موٹر میں سوار کر کے روانہ کر دیا۔ ان حالات میں وہ کسی پبلک جلسہ میں کوئی تقریر نہ کر سکے۔ البتہ ایک مکان کی چاردیواری کے اندر بیٹھ کر مسلمانوں کو بُرا بھلا کہتے رہے حتٰے کہ مولانا محمد علی مرحوم کے خلاف بھی سخت دل آزار کلمات استعمال کئے جس پر حاضرین نے بہت بُرا منایا۔

اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بیرونِ پنجاب کے مسلمان بھی لیڈرانِ احرار کی فتنہ پردازیوں سے پوری طرح آگاہ ہو چکے ہیں۔

اس زمانہ کے امام کو ماننا ضروری اور ایمانیات میں سے ہے

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت ٭ میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا۔

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

مسلمانوں کے بیسیوں فرقے ہیں۔ وہ ہزاروں اختلافات کے باوجود اس عقیدہ پر متفق نظر آتے ہیں۔ کہ آخری زمانہ میں امتِ محمدیہؐ کی اصلاح اور حضرت رسولِ اکرم محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے نام لیواؤں کو قعر مذلت سے نکال کر اوجِ سعادت تک پہونچانے کے لئے خدا تعالےٰ ایک مسیح موعود کو مبعوث کریگا ایک عظیم الشان مہدی کو برپا کرے گا جو اس مردہ قوم کو اپنے مسیحائی نفس سے دوبارہ زندہ اور بھولے بھٹکے لوگوں کو پھر ہدایت یافتہ بلکہ دُنیا کے لئے ہادی و رہنما بنا دے گا۔

دیگر اقوامِ عالم بھی آخری زمانہ میں کسی عظیم الشان مصلح کی آسمان یا زمین سے منتظر بیٹھی ہیں۔ صوفیاءِ اسلام کا بیشتر حصہ اپنے کشوف والہامات کی بناء پر اور روشن ضمیر اہل علم آیاتِ قرآنیہ اور احادیث نبویہؐ کی تصریحات کے ماتحت اسی طرف گئے ہیں۔ کہ زیادہ سے زیادہ چودھویں صدی کے آغاز تک مسیح موعود یا قوموں کا مصلح آجائیگا۔ مجدد کی صحیح حدیث کی بناء پر بھی مسیح موعود کے لئے صدی کے سر پر ظاہر ہونا ضروری تھا۔ لیکن جب عین وقت پر۔ عین ضرورت کی گھڑی میں۔ چودھویں صدی کے سر پہ خدا تعالےٰ کا پیارا اور بندہ خدا کی طرف سے اصلاح خلق کے لئے مبعوث کیا گیا۔ اور سید نا حضرت مرزا غلام احمدؐ قادیانی علیہ السلام نے موعودِ کل ادیان ہونے کا دعوےٰ فرمایا۔ تو تاریکی کے فرزند اس کے دشمن ہو گئے۔ اور اس کی تکذیب وتکفیر پر کمربستہ۔

مسلمان کہلانے والے مسیح موعود کے لئے آسمان کی طرف ٹکٹکی لگائے بیٹھے تھے اس لئے ان کی نگاہیں۔ سنتِ انبیاء کے مطابق زمین سے پیدا ہونے والے پر کب جمتی تھیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ ہمارا موعود مصلح شان وشوکت کے ساتھ آئیگا۔

دنوں کے بعد دن۔ ہفتوں کے بعد ہفتے۔ مہینوں کے بعد مہینے اور سالوں کے بعد سال گذرتے گئے۔ مگر حضرت مریم کا فرزند (علیہ السلام) آسمان سے نہ اُترا۔ لوگوں میں ایک بے چینی پیدا ہونی شروع ہوئی۔ تب کہلانے والے دانشمندوں نے ایک نیا نظریہ قائم کیا۔ اور اس کے ذریعہ عام لوگوں کو اطمینان دلانا چاہا۔ اور وہ آجکل اسی کی تلقین کر رہے ہیں۔ یعنی وہ کہہ رہے ہیں۔ کہ ہمیں حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی دوسرے پر ایمان لانے کی ضرورت نہیں۔ اور جو اس ضرورت کو تسلیم کرتا ہے۔ وہ گویا حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرتا ہے۔ بلکہ بعض نادان تو یہاں تک کہدیا کرتے ہیں۔ کہ کیا مرزا صاحب حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑے ہیں؟ اور کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانا کافی نہیں۔ جو حضرت مرزا صاحب پر ایمان لانا ضروری ہو؟

ایسے تمام اصحاب سے جن میں بعض غلطی خوردہ نیک دل بھی ہوتے ہیں میں کہنا چاہتا ہوں۔ کہ بے شک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے افضل نہیں آپ کے برابر ہونے کے دعویدار بھی نہیں بلکہ آپؐ کے ظل اور آپ کی شریعت پر ہی چلانے والے ہیں۔ لیکن ان پر ایمان لانا پھر بھی ضروری ہے۔ کیونکہ وُہ خدا کے نام سے اور خدا کی طرف بلاتے ہیں۔

نیز اگر آپ کا یہ خیال درست مان لیا جائے۔ تو پھر برہمو سماجی وغیرہ کہتے ہیں۔ کہ ہم خدا کو مانتے ہیں۔ نبیوں کو ماننے کی کیا ضرورت ہے؟ کیا نبی خدا سے بڑے ہوتے ہیں؟

پھر میں ان بھائیوں سے کہتا ہوں۔ کہ اگر فی الواقعہ آپ لوگوں کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حقیقی اور سچا ایمان ہے۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ آپ میں تقویٰ اور روحانیت کا وہ رنگ بلکہ اس کا عشرِ عشیر بھی نہیں پایا جاتا۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں اور آپؐ کے صحابہؓ میں پایا جاتا تھا؟ کیوں خدا تعالےٰ آپ کی اسی طرح تائید و نصرت نہیں فرماتا۔ جس طرح وہ مومنوں کی تائید و نصرت کیا کرتا تھا؟ اور اس کا وعدہ ہے کہ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ (الروم ۴۷) میں ضرور ہی مومنوں کی مدد کرتا رہوں گا۔

نواب صدیق حسن خانصاحب نے سچ فرمایا ہے۔

”اب اسلام کا صرف نام قرآن کا فقط نقش باقی رہ گیا ہے۔ مسجدیں ظاہر میں تو آباد ہیں۔ لیکن ہدایت سے بالکل ویران ہیں۔ علماء اس امت کے بدتر ان کے ہیں۔ جو نیچے آسمان کے ہیں۔ انہی سے فتنے نکلتے ہیں۔ انہی کے اندر پھر کر جاتے ہیں“ (اقتراب الساعۃ صفحہ ۱۲)

پس اے بھائیو! یہ خیال کہ ہمیں موجودہ حالات میں کسی مصلح پر ایمان لانے یا اس کی باتوں کو ماننے اور اس کے بیان کردہ طریق اصلاح کی پیروی کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ نفس کا دھوکہ اور شیطان کا فریب ہے۔

ہاں اگر تم یہ کہو کہ ہماری شریعت میں کہاں لکھا ہے۔ کہ ہم کسی آنے والے پر ایمان لائیں اور اگر ہم کسی آنے والے پر ایمان نہ لائیں تو قابل مؤاخذہ ہونگے؟ تو سنو میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ قرآن مجید کی سورہ نور میں فرماتا ہے:۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ

کہ میں نیکوکار مومنوں کو اور ان میں سے ایسے ہی خلفاء برگزیدہ کروں گا۔ جیسا کہ میں پہلی امتوں سے برگزیدہ کرتا رہا ہوں۔ پھر ان خلفاء کے متعلق فرمایا۔ کہ جو شخص ان کے مبعوث کرنے کے بعد انکار کرے وہ یقیناً فاسق ہوگا۔ یاد رہے۔ کہ اس جگہ فاسق فقہاء کی اصطلاح نہیں۔ بلکہ قرآن کی اصطلاح ہے۔ اور قرآن نے شیطان کو فاسق قرار دیا ہے۔ اور مومن کے بالمقابل فاسق کو رکھا ہے اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا لَا يَسْتَوٗنَ (السجدۃ)

پس جو لوگ خدا کے مقرر کردہ خلفاء کا انکار کریں گے۔ وہ یقیناً راندۂ درگاہ ہونگے اور ان کے دعاوی ایمان بے سود ثابت ہونگے مبارک وہ جو خدا کے خلیفہ کو شناخت کریں۔ اور ابلیس کی طرح (اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ) کہکر ابدی لعنت کے مستحق نہ ٹھہریں۔

پھر قرآن مجید سورۃ جمعہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ کا ذکر ان الفاظ میں کرتا ہے۔ وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔ صحابہ کرامؓ کے دریافت کرنے پر کہ یہ دوسرا گروہ کون لوگ ہیں؟ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسیؓ کے کندھے پر ہاتھ رکھکر فرمایا۔ لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهٗ رَجُلٌ مِّنْ هٰٓؤُلَاءِ (صحیح بخاری کتاب التفسیر) کہ اگر ایمان آسمان پر بھی جاچکا ہوگا۔ تب بھی ان اہلِ فارس میں سے ایک شخص اس کو واپس لے آئے گا۔ گویا ایمان کا دوبارہ احیاء ایک فارسی الاصل انسان کے ذریعہ سے ہوگا۔ اب کون کہہ سکتا ہے کہ ایسے شخص پر ایمان لانا ضروری نہیں؟

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی۔ کہ حضورؐ نے فرمایا۔

يَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنْ وَّرَاءِ النَّهْرِ يُقَالُ لَهُ الْحَارِثُ ابْنُ حَرَّاثٍ عَلٰى مُقَدِّمَتِهٖ رَجُلٌ يُّقَالُ لَهٗ مَنْصُوْرٌ يُوَطِّئُ اَوْ يُمَكِّنُ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا مَكَّنَتْ قُرَيْشٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ وَجَبَ عَلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ نَصْرُهٗ اَوْ قَالَ اِجَابَتُهٗ۔

کہ ماوراء النہر سے ایک زمیندار شخص پیدا ہوگا۔ کہ جس کا سالار لشکر منصور (نصرت پانے والا) ہوگا۔ اور آلِ محمدؐ کو تمکنت بخشے گا جیسا کہ قریش نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مدد کی تھی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس شخص کے متعلق فرماتے ہیں۔ وَجَبَ عَلٰی کُلِّ مُؤْمِنٍ نَصْرُہٗ اَوْقَالَ اِجَابَتُہٗ۔ کہ ہر مومن پر فرض واجب ہے۔ کہ اس کی مدد کرے۔ اور اس کی دعوت کو قبول کرے (ابوداؤد الجزء الثانی کتاب المہدی مطبوعہ مصر صفحہ ۲۰۸ و صفحہ ۲۰۹)

پھر قرآن مجید سورہ واقعہ میں اللہ تعالےٰ نجات پانے والے دو گروہوں کا ذکر کرتا ہے۔ ثُلَّۃٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ وَثُلَّۃٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ۔ یعنی ایک گروہ پہلوں میں سے ہوگا۔ اور ایک پچھلوں میں سے۔ اس آیت کی تفسیر میں امام جلال الدین سیوطی لکھتے ہیں

"واخرج ابن جریر عن ابن عباس فی قولہ ثُلَّۃٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ وَثُلَّۃٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھما جمیعًا من امتی"

(ترجمہ) ابن جریر نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہے۔ کہ انہوں نے آیت ثُلَّۃٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ وَثُلَّۃٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ کے متعلق کہا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ یہ دونوں گروہ میری امت میں سے ہوں گے۔ (اتقان جلد ۲۔ صفحہ ۲۰۲)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک اور حدیث میں فرمایا۔ مثل امتی مثل المطر لا یدری اولہ خیرام اٰخرہ رواہ الترمذی۔ کہ میری امت کی مثال بارش کی طرح ہے نہ معلوم کہ اس کا پہلا حصہ زیادہ بہتر ہوگا۔ یا آخری حصہ (مشکوٰۃ صفحہ ۵۸۳)

پس لازماً ماننا پڑے گا۔ کہ امتِ محمدیہ کے آخری دنوں میں اللہ تعالےٰ پھر اسلام کو زندہ کرے گا۔ پھر ویسی ہی جماعت پیدا کرے گا۔ جو قرونِ اولےٰ کے مسلمانوں کی طرح ایمان اور تقویٰ میں بے نظیر جماعت ہوگی۔ پھر اسلام کی اشاعت کے غیر معمولی سامان پیدا کرے گا۔ اور مسلمانوں کی کھوئی ہوئی عظمت دوبارہ ان کو دی جائے گی۔ بشرطیکہ وہ خدا کے منادی کی آواز پر کان دھریں۔ جس کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:۔ کیف تھلک امۃ انا اوّلھا والمھدی وسطھا والمسیح اٰخرھا ولکن بین ذالک فیج اعوج لیسوا منی ولا انا منھم (مشکوٰۃ باب ثواب ھذہ الامۃ) کہ وہ امت کیسے ہلاک ہوسکتی ہے۔ جس کے اول میں مَیں اور درمیان ایک مہدی اور آخر میں مسیح موعود ہوگا۔ ہاں ان کے درمیان غلط کار لوگ ہونگے۔ نہ ان کا مجھ سے کوئی تعلق ہے۔ اور نہ مَیں اُن سے کوئی علاقہ رکھتا ہوں۔

اس حدیث پر غور کرنے سے صاف کھل جاتا ہے۔ کہ آخری زمانہ میں اسلام کی ترقیات مسیح موعود کے ذریعہ اور اس کی جماعت ہی کے لئے مقدر ہیں۔ اور جو لوگ اس موعود سے تعلق پیدا نہ کریں گے وہ ہلاک ہونے والی قوم ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"اب بالآخر یہ سوال باقی رہا۔ کہ اس زمانہ میں امام الزمان کون ہے جس کی پیروی عام مسلمانوں اور زاہدوں اور خواب بینوں اور ملہموں کو کرنی خدا تعالےٰ کی طرف سے فرض قرار دیا گیا ہے سو میں اس وقت بے دھڑک کہتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل اور عنایت سے امام الزمان میں ہوں اور مجھ میں خدا تعالےٰ نے وہ تمام علامتیں اور شرطیں جمع کی ہیں۔ اور اس صدی کے سر پر مجھے مبعوث فرمایا ہے" (ضرورت الامام صفحہ ۲۴)

خلاصہ کلام یہ کہ موجودہ زمانہ کے امام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانا ضروری ہے کیونکہ ایسے امام کی شناخت کے بغیر مرنا ایک مشہور روایت کے مطابق جاہلیت کی موت مرنا ہے مَنْ لَّمْ یَعْرِفْ اِمَامَ زَمَانِہٖ فَقَدْ مَاتَ مِیْتَۃً جَاھِلِیَّۃً۔ جو اپنے زمانہ کے امام کو شناخت نہ کرے وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

(ابوالعطاء اللہ دتا جالندھری)

المشتہر:۔ ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان پنجاب

جہاں میں احمدیت کامیاب و کامراں ہوگی

از ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم ۔ بی اے ۔ ایل ۔ ایل ۔ بی

خُدائے بے مثال و بے چگوں کی ہے قسم مجھ کو
خُدائے واقفِ رازِ دروں کی ہے قسم مجھ کو۔

قسم مجھ کو خُدائے پاک کی شانِ جلالی کی۔
قسم ہے مجھ کو ربِّ کعبہ کی درگاہِ عالی کی۔

قسم مجھ کو جہاں پر بارشیں برسانے والے کی۔
ردائے نیلگوں افلاک کو پہنانے والے کی۔

قسم مجھکو خُدائے پاک و برتر کی خُدائی کی
قسم مجھکو اِلٰہُ العالمین کی کبریائی کی

قسم عُشاق کے دِل میں محبت بھرنے والے کی،
رُخِ خُوبانِ عالم کو منوّر کرنے والے کی۔

قسم اُس ذات کی جس نے قمر کو نُور بخشا ہے
قسم اُس ذات کی جو بے بدل ہے اور یکتا ہے

قسم نرگس کو متوالی نِگاہیں دینے والے کی۔
گُلوں کو حُسن اور بُلبل کو آہیں دینے والے کی۔

قسم ہے اُس عزیز و غالب و مختار ہستی کی
ہے جس کے ہاتھ میں ہر شئے بلندی اور پستی کی

جہاں میں دیکھ لینا احمدیت پھیل جائے گی۔
مسیحا کے عدُو کی فوج رسوائی اٹھائے گی۔

ہماری فتح کا نقارہ بجتا کُوبکُو ہوگا۔
مرے محمُود کا شُہرہ جہاں میں چارسُو ہوگا

اسیرانِ جہاں کی "رستگاری" بالیقیں ہوگی
مظالم سے سراسر پاک یہ ساری زمیں ہوگی

صداقت میرے آقا کی زمانہ پر عیاں ہوگی
جہاں میں احمدیت کامیاب و کامراں ہوگی

خُدا خود جبر و استبداد کو برباد کر دے گا
وُہ ہر سُو احمدی ہی احمدی آباد کر دے گا

مدد انصارِ دیں کی آسماں سے بے گماں ہوگی
تباہی دُشمنانِ دین کی عبرت نشاں ہوگی

یہ منظر کس قدر خادم مسرت آفریں ہوگا
زمانہ پر مسلط جب مرے آقا کا دیں ہوگا

پنشنر اصحاب خدمتِ دین میں حصہ لیں

اور

مخلصین اپنے مکان قادیان میں بنائیں

خانصاحب منشی برکت علی صاحب گورنمنٹ پنشنر جو کئی سال سے سلسلہ کی آنریری خدمات بجا لا رہے ہیں یوم تحریک جدید پر پنشنر اصحاب کے متعلق تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔

برادران میرے ذمے یہ بات لگائی گئی ہے کہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی اس خواہش کو یاد دلاؤں۔ کہ پنشنر اصحاب سرکاری ملازمتوں سے فارغ ہو کر مرکز میں آئیں۔ اور سلسلہ کے دفاتر اور دیگر کاموں کے لئے اپنی خدمات پیش کریں۔ میں نے اکثر دیکھا ہے۔ کہ پنشن کے بعد انگریز بہت دیر تک زندہ رہتے ہیں۔ اور اپنی پنشن سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ مگر بخلاف اس کے ہندوستانی پنشن لینے کے بعد بہت جلد مر جاتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ انگریز پنشن لینے کے بعد نکمے نہیں بیٹھے رہتے۔ بلکہ کچھ نہ کچھ کرتے رہتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو کسی کام میں ضرور مصروف رکھتے ہیں۔ لیکن ہندوستانی پنشن سے فارغ ہو کر نہایت سست اور کاہل ہو جاتے ہیں۔ اور اکثر آرام پسند اور نکمے ہو جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ان کے اعضا بوجہ نہ ہلنے جلنے کے ڈھیلے اور معدہ کمزور ہو جاتا ہے۔ پہلے ہی ان کی عمر ۵۰ یا ۶۰ سال کے قریب ہو چکی ہوتی ہے۔ پھر یکدم صحت کی نادرستی کی وجہ سے مر جاتے ہیں اکثر ہندوستانی پنشن کے وقت یہی کوشش کرتے ہیں۔ کہ ابھی اور ملازمت کر لیں۔ اور اس معاملہ میں بہت ہی حرص کا اظہار کرتے ہیں۔ اور ان کو یہ فکر دامنگیر ہوتی ہے۔ کہ اب ہم کیا کریں گے۔ حالانکہ پنشن کے بعد وہ جو کام چاہیں کر سکتے ہیں۔ انگریز عموماً پنشن لینے کے بعد کوئی نہ کوئی کام شروع کر دیتے ہیں۔ یا تو کوئی فرم کھول لیتے ہیں۔ یا اور کچھ نہیں۔ تو سٹڈی وغیرہ شروع کر دیتے یا کچین کی کھیلوں میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ میں نے دیکھا ہے۔ کہ اکثر بوڑھے انگریز بچوں کے ساتھ کرکٹ وغیرہ کھیل کر دل بہلاتے ہیں بعض شکار کو اپنا شغل بنا لیتے ہیں۔ مگر ہندوستانی پنشنر بے کار پڑے رہتے ہیں۔

لیکن احمدی پنشنروں میں اور دوسرے ہندوستانی پنشن یافتہ لوگوں میں کوئی خاص امتیاز ہونا چاہیئے۔ انسان وہی کام زیادہ اچھی طرح کر سکتا ہے۔ جس کا اسے تجربہ اور مشق ہو ملازم پیشہ عموماً دفتروں کا کام کرتے ہیں۔ اور ہمارے امام نے ہم سے یہ خواہش کی ہے۔ کہ ہم مرکز میں آکر سلسلے کے کارکنوں کی مدد کریں۔ اور دفاتر کا کام آکر سنبھالیں۔ ہمیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی آواز پر لبیک کہنا چاہیئے۔ زندگی کا کوئی اعتبار نہیں۔ اس لئے کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ خدا تعالےٰ کی راہ میں مریں۔ اور اس کے دین کے احیاء میں ممد ہوں۔ میں نے دیکھا ہے۔ کہ دوست باہر سے شکایت کرتے ہیں۔ کہ ہم کو ہمارے خطوط کے جواب بر وقت نہیں دیئے جاتے۔ یا ایسا ہوتا ہے کہ باہر سے کوئی دوست پانچ چھ باتیں دریافت کرتے ہیں۔ لیکن یہاں کام کرنے والوں کی کمی کی وجہ سے ایک یا دو کا جواب دینے پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے۔ کہ عملہ کافی نہیں ہوتا۔ میں خود دفتر بیت المال میں کام کرتا ہوں۔ جہاں سات آٹھ سو جماعتوں کے خطوط آتے ہیں۔ لیکن جواب کے لئے صرف ایک کلرک ہے۔ اس سے بھی اور بہت سے کام لئے جاتے ہیں۔ میں جہاں پر ملازم تھا۔ وہاں چند خطوط ہوتے تھے جن کا جواب دیا جاتا تھا۔ اور ویسے بھی بہت تھوڑا کام ہوتا تھا۔ مگر پھر بھی سات آٹھ کلرک موجود تھے۔ اگر یہ کہا جائے کہ دفاتر میں اور کارکن رکھ لئے جائیں۔ تو یہ بھی مشکل ہے۔ کیونکہ بجٹ میں اتنی گنجائش نہیں۔ پس آخری عمر میں یہ خدمت دین کا نادر موقعہ ہے کہ اعزازی طور پر پنشنر اصحاب بغرضِ ثواب کام کریں۔

ایک اور مطالبہ جس کے متعلق مجھے کچھ عرض کرنا ہے وہ "قادیان میں مکان بنانا" ہے اس کے متعلق زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں ہر شخص جانتا ہے۔ کہ کوئی جماعت دینی ہو۔ یا دنیوی اس وقت تک ترقی پذیر نہیں ہو سکتی جب تک مرکز کو مضبوط نہ کیا جائے۔ دوسری اقوام اور جماعتیں تو دنیا میں خود مرکز قائم کرتی ہیں۔ مگر ہم کو خدا تعالےٰ نے محض اپنے فضل اور کرم سے اپنے مقدس نبی کے ذریعہ سے خود مرکز قائم کر دیا ہے۔

مرکز کو مضبوط کرنے کے ذرائع میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ قادیان میں مکان بنائے جائیں۔ تا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہ پیشگوئی پوری ہو۔ کہ قادیان اتنا بڑھے گا۔ کہ بیاس تک پھیل جائے گا۔ تمہارے لئے خدا تعالےٰ نے بغرضِ ثواب یہ موقعہ بہم پہنچایا ہے۔ ورنہ اگر آپ لوگ کوشش نہ کریں گے۔ تو بھی یہ پیشگوئی دوسروں کے ہاتھوں سے پوری ہو کر رہے گی۔ اور دنیا کی کوئی طاقت نہیں۔ جو اس میں روک پیدا کر سکے۔ پس خوش قسمت ہیں۔ وہ لوگ جو قادیان میں مکان بنا کر دارین کی کامیابی حاصل کریں۔

اس مطالبہ کے پورا کرنے کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بہت آسانیاں بہم پہونچا دی ہیں۔ اور کئی ترکیبیں بتائی ہیں۔ مثلاً زمیندار اگر زمین چھوڑ کر قادیان نہیں آ سکتے۔ تو ایک مکان یہاں بنا کر کرایہ پر دیدیں۔ اور خود بے شک اپنی ملکیت پر ہی رہیں۔ اور جو تاجر یا پیشہ ور ہیں۔ اپنے مکان بیچ کر قادیان میں مکان بنائیں۔ بعض ایسے لوگ جو سرمایہ اس قدر نہیں رکھتے۔ ان کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے کمیٹی دار الانوار قائم کی ہے۔ جس میں ۲۵ روپے فی حصہ حضور نے مقرر فرمائے ہیں۔ اور قرعہ اندازی کے ذریعہ جس کا نام نکلے وہ مکان بنا لے اسی طرح امور عامہ کے زیر انتظام مکان بنانے کے لئے کمیٹی قائم کی گئی ہے۔ جس کا حصہ دس روپے ماہوار ہے۔ پس دوستوں کو ان آسانیوں سے فائدہ اٹھا کر ثواب دارین حاصل کرنا چاہیئے۔ دنیاوی طور پر بھی آپ لوگوں کو خدا تعالیٰ ترقی دیگا۔ اور دینی طور پر بھی فائدہ پہنچیگا۔

شاہِ حبش اور مجلس اقوام

نجاشی سابق شاہ حبشہ نے مجلس الاقوام پر اعتماد کرکے ہر قدم پر لغزش کھائی۔ لیکن اس نے امید منقطع نہ کی۔ اسے ہر لحظہ مایوسی کا سامنا ہوا۔ پھر بھی اس نے مجلس الاقوام کا دامن چھوڑنا گوارا نہ کیا۔ وہ لیگ آف نیشنز کی طرف دیکھتا رہا۔ محض اس توقع پر کہ وہ اسے زبردست کے چنگل سے نجات دلائے۔ لیکن بے سود۔ ارکانِ لیگ نے محض قیل و قال پر اکتفا کی۔ حالانکہ جیسا کہ وہ آج معترف ہیں۔ حبشہ کی حفاظت کا محض ایک ہی ذریعہ تھا۔ کہ اٹلی کے خلاف متحدہ محاذ جنگ قائم کر دیا جاتا۔ اور اسے لیگ کے مواثیق کی پاسداری کے لئے مجبور کیا جاتا۔ مگر اس کے لئے کوئی بھی تیار نہ ہوا۔

شاہ حبش کو تخت سے دست بردار ہونا پڑا۔ لیکن لیگ سے انقطاع اس نے اب بھی گوارا نہ کیا۔ آج جبکہ حکومتِ انگلستان اور فرانس اٹلی کے خلاف موجودہ تعزیرات کے ارتفاع کی بھی کوشش کر رہی ہیں۔ نجاشی بذات خود جنیوا پہونچا ہے۔ تا ارکانِ لیگ کو ان خطرات کی طرف توجہ دلائے۔ جو ارتفاعِ تعزیرات سے وابستہ ہیں۔ اسے اب بھی امید ہے۔ کہ تخت و تاج کی واپسی میں لیگ اس کی ممد ہوگی۔ مگر دنیا جانتی ہے۔ کہ خوش فہم نجاشی کی امید بار آور نہ ہوگی۔ کیونکہ یورپ کی موجودہ حکومتوں کی عدالت سے کمزور اور بے کس کا انصاف حاصل کرنا قطعاً ناممکن ہے۔

(محبوب عالم خالد۔ بی۔ اے۔ آنرز)

سندھی جماعتوں کا نقشہ

ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کے حکم کے ماتحت عاجز سندھی جماعتوں کا ایک ایسا نقشہ تیار کر رہا ہے۔ کہ جس کے مطابق مبلغین سندھ دورہ کیا کریں گے۔ لہذا تمام سندھی جماعتیں اس اعلان کے دیکھتے ہی مندرجہ ذیل امور کے متعلق جلد اطلاع دیں۔ احباب کو یاد رہے۔ کہ جس جماعت کا اندراج ہونے سے رہ گیا ممکن ہے وہ مبلغ کے دورہ

ہندوستان کے مختلف حصوں میں تبلیغ احمدیت

رائے ونڈ میں کامیاب جلسہ

شیخ محمد حسین صاحب لکھتے ہیں کہ اس جگہ ۱۶، ۱۷ جون کو احرار کانفرنس کے انعقاد کا اعلان کیا گیا۔ پہلے دن تین بجے تک مختلف دیہاتی ملاؤں نے بے ربط اور بے جوڑ تقریریں کیں۔ تین بجے کے بعد مشہور بدزبان لال حسین اختر نے احمدیت کے خلاف زہر اگلا۔ اور پبلک کو مشتعل کیا۔ اور بائیکاٹ کی تلقین کی۔ رات کے وقت مولوی عطاء اللہ نے اپنی تقریر میں فحش گالیاں دیں۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے متعدد مرتبہ جوابی تقریر کے لئے وقت کا مطالبہ کیا گیا۔ مگر احرار اس پر آمادہ نہ ہوئے۔ آخر ۱۷ جون کی شام کو ہم نے اپنا جلسہ کر کے ان کی تمام باتوں کا مولوی احمد علی صاحب مبلغ علاقہ کے ذریعہ نہایت عمدہ جواب دیا۔ مولوی غلام احمد صاحب مجاہد مولوی فاضل نے صداقت احمدیت پر مبسوط تقریر کی ؛

نیلہ گنبد لاہور میں تبلیغی جلسہ

سیکرٹری جماعت احمدیہ حلقہ گڑھی شاہو لکھتے ہیں۔ ۲۰ جون بوقت شب حلقہ نیلہ گنبد لاہور کا ایک عظیم الشان تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض جناب چودہری اسد اللہ خان صاحب بار ایٹ لا ایم۔ ایل سی نے انجام دیئے۔ حاضری ایک ہزار سے زائد تھی جس میں ہر خیال کے لوگ مسلمان ہندو سکھ۔ عیسائی شامل تھے۔ صاحب صدر کی افتتاحی تقریر کے بعد جناب مولوی ابوالعطاء اللہ دتا صاحب جالندہری نے تقریر کی جس میں بتایا۔ کہ قرآن مجید نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین قرار دیا ہے۔ اور بظاہر غیر احمدی لوگ خاتمیت محمدیہ کا اقرار کرتے ہیں۔ لیکن درحقیقت دانستہ یا نادانستہ خاتمیت محمدیہ کے منکر ہیں۔ اگر خاتم النبیین کے یہ معنے ہوں " وہ نبی جس کے بعد کوئی نبی نہ آسکے " تو یہ معنے ان کے عقیدہ کی رو سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بجائے حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بھی چسپاں ہو سکتے ہیں۔ پھر آپ نے بتایا کہ درحقیقت جب لفظ خاتم کسی روحانی یا معنوی مرتبہ والی جماعت کی طرف مضاف ہو۔ اور ایسا مرکب اضافی کسی انسان کی مدح کے طور پر واقع ہوا ہو۔ محض تاریخ کے ذکر کے لئے نہ ہو تو اس کے معنے بجز اس قوم کا اعلےٰ اور اکمل فرد کے اور کچھ نہیں ہو سکتے اور میں آج پنجاب کے دارالسلطنت میں کھڑے ہو کر تمام علماء کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ اس کے خلاف کوئی ایک مثال ہی پیش کریں۔ مگر جس طرح توفی کے انعامی چیلنج پر غیر احمدی عاجز رہے ہیں۔ ویسے ہی اس موضوع میں بھی لاجواب رہیں گے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا افضل النبیین ہونا دو باتوں کا متقاضی ہے۔ اول آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی صاحب شریعت نبی نہ آئے۔ اور قرآن مجید کا کوئی حکم منسوخ نہ ہو۔ ان معنوں کی تائید امت محمدیہ کے گذشتہ بزرگوں کے اقوال سے بھی ہوتی ہے۔ مگر غیر احمدی قرآن مجید میں بیسیوں نہیں سینکڑوں آیات منسوخ مان کر خاتمیت محمدیہ کا انکار کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر اقبال نے اپنے ایک بیان میں بہائیوں کو احمدیوں سے اچھا قرار دیا تھا۔ حالانکہ بہائی شریعت محمدیہ کو بالکل منسوخ مانتے ہیں اور خود مجھ سے حیفا میں بہائیوں کے موجودہ خلیفہ شوقی افندی نے نہایت بے تکلفی سے کہا۔ کہ علماء اسلام قرآن مجید کی بیسیوں آیات منسوخ مانتے تھے۔ اور اس سے باہمی اختلافات پیدا ہوتا تھا۔ ہم نے ساری شریعت کو یکسر منسوخ قرار دے دیا۔ لیکن جماعت احمدیہ بہائیوں اور غیر احمدیوں کے عقیدہ کے خلاف یہ مانتی ہے۔ کہ زمین و آسمان ٹل جائیں گے۔ مگر قرآن مجید کا ایک شوشہ نہیں ٹل سکتا۔ غیر احمدی علماء جس مسیح کا انتظار کرتے ہیں۔ اس کے متعلق ان کا عقیدہ ہے۔ کہ وہ جزیہ کے متعلق قرآنی حکم کو منسوخ کر دے گا۔ مگر ہمارے نزدیک ہزار مسیح بھی آئیں۔ وہ قرآن مجید کو منسوخ نہیں کر سکتے۔ دوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت میں ان تمام انعامات کا دروازہ کھلا ہونا چاہیئے۔ جو پہلی امتوں کو ملتے رہے ہیں۔ اسی کی طرف آیت قرآنی ومن یطع اللّٰہ والرسول الخ توجہ دلاتی ہے۔

مولوی صاحب نے حقیقۃ الوحی کے چند اقتباسات پڑھ کر سنائے جس سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک ظاہر ہوتی تھی۔ تقریر کے خاتمہ پر اعتراضات کرنے کا موقعہ دیا گیا۔ ایک مولوی صاحب نے ۱۵ منٹ میں چھ اعتراضات کئے۔ جن کے جوابات مولوی اللہ دتا صاحب نے نہائت اعلےٰ پیرائے میں دیئے۔ بعد ازاں ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب موگا نے احرار کے متعلق ایک برجستہ تقریر کی۔

سال گزشتہ اسی مقام پر ہمارے جلسہ میں احرار نے بہت کچھ شور و غوغا کیا۔ مگر اب کی مرتبہ نہائت پر امن طریق سے جلسہ ہوا اور کسی شخص نے مزاحمت نہ کی۔ جس سے ظاہر ہے کہ احراری تحریک مر رہی ہے۔ اور مسلمان ان کے ہتھکنڈوں سے واقف ہو چکے ہیں ؛

جماعت احمدیہ بریلی کا پہلا پبلک جلسہ

جماعت احمدیہ بریلی نے پہلی مرتبہ ہیل کھنڈ سنیما کے ملحقہ احاطہ میں پبلک جلسہ منعقد کیا۔ مخالفین نے بذریعہ منادی اور پکٹنگ۔ لوگوں کو شریک ہونے سے روکنے کی کوشش کی۔ تاہم جلسہ گاہ حاضرین سے بھر گئی۔ تقریباً ایک ہزار نفوس باہر کھڑے تقریر سن رہے تھے۔ پہلی تقریر گیانی واحد حسین صاحب نے اسلام اور دیگر مذاہب کے متعلق نہائت دلچسپ پیرایہ میں کی۔ بعد ازاں جناب ملک عبدالرحمان صاحب خادم بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی نے صداقت اسلام احمدیت کے نقطہ نگاہ سے پر دو گھنٹہ نہائت موثر تقریر کی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی فضیلت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور نبوت غیر تشریعی کے اجرا کے دلائل واضح رنگ میں پیش کئے ؛

جماعت احمدیہ بریلی اس شاندار کامیابی پر مستحق مبارکباد ہے۔ پولیس نے حفظ امن کے قیام میں اپنی فرض شناسی کا بہترین ثبوت دیا۔ جس کے لئے ہم جناب ڈی۔ ایس۔ پی بریلی اور انسپکٹر صاحب پولیس کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور جناب ورما صاحب پبلک اکشنر بھی ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں۔ جنہوں نے رواداری سے کام لیتے ہوئے اپنی جگہ جلسہ کے لئے عنائت کی۔ احمدی احباب میں سے ماسٹر حبیب احمد صاحب نے خاص محنت سے کام کیا۔ میاں محمد ناصر نے جو بارہ سالہ بچہ ہے اشتہارات کے چسپاں کرانے اور دیگر ضروریات جلسہ کے متعلق عمدہ کام کیا۔ خدا تعالےٰ ان سب بھائیوں کو جزائے خیر دے ؛ نامہ نگار

احمدیہ ینگ مین ایسوسی ایشن کلکتہ کی تبلیغی مساعی

کلکتہ میں دو برس سے احمدیہ ینگ مین ایسوسی ایشن باقاعدہ کام کر رہی ہے ہفتہ واری اجلاس ہوتے ہیں۔ پچھلے سال قریباً تین صد روپیہ ٹریکٹوں وغیرہ پر اس ایسوسی ایشن نے خرچ کیا۔ اور تبلیغ میں سرگرمی سے حصہ لیا۔ مولوی محمد سلیم صاحب حال مبلغ فلسطین کی موجودگی سے بہت فائدہ اٹھایا گیا۔ اور اللہ تعالےٰ نے کئی سعید روحیں بخشیں جو بہت مخلص ہیں۔ ایسوسی ایشن کے صدر جناب دولت احمد خان صاحب پلیڈر اور سکرٹری خواجہ عبدالمجید صاحب ابن حاجی محکم الدین صاحب نے بہت اخلاص اور محنت سے کام کیا۔ اللہ تعالےٰ ان کو اور ممبران کو بہت بہت اجر دے۔

جنوری میں نیا انتخاب ہوا اور جناب دولت احمد خان صاحب دوبارہ صدر منتخب ہوئے خواجہ عبدالمجید صاحب وطن جانے والے تھے۔ اس واسطے خاکسار کو سکرٹری اور میاں احسان الٰہی صاحب کو خزانچی منتخب کیا گیا۔ ہفتہ وار اجلاس میں کافی حاضری ہوتی ہے۔ اور ممبران مختلف مضامین پر اچھی تقریریں کرتے ہیں۔ امسال انگریزی میں ایک ٹریکٹ What is Islam نامی دو ہزار کی تعداد میں شائع کر چکے ہیں۔ دوسرا بنگلہ میں چھپ رہا ہے۔ اب مولوی ظہور حسین صاحب مبلغ تشریف لے آئے ہیں جس سے جماعت اور ممبران احمدیہ ینگ مین ایسوسی ایشن میں ایک نئی روح پیدا ہو گئی ہے۔ مولوی صاحب موصوف روزانہ صبح اور رات کو دو مختلف مقامات پر درس قرآن اور نماز کے ترجمہ کا سبق دیتے ہیں

عراق کے قوانین محاصل اور لنکاشائر

بغداد (بذریعہ ہوائی ڈاک) کچھ عرصہ ہوا حکومت عراق نے بحری محصول کے متعلق چند قوانین پاس کئے تھے۔ جن کی رو سے جاپانی پارچات کے تجار کے لئے ضروری تھا۔ کہ اپنے مال کو محصول خانوں سے حاصل کرنے سے پہلے یہ ثابت کریں۔ کہ انہوں نے اس مال کا کم ازکم پندرہ فیصدی حصہ عراق سے جاپان کو بھیجا ہے۔ یہ قوانین لنکاشائر کی تجارت کے لئے فائدہ بخش ثابت ہوئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ عراقی تجارت آمد میں عنقریب ۲۵ فی صدی اضافہ ہو جائے گا۔

عراق میں جدید انشورنس ایکٹ

بغداد (بذریعہ ہوائی ڈاک) معلوم ہوا ہے حکومت عراق کے وزیر مالیات ملک میں ایک جدید انشورنس ایکٹ کے نافذ کرنے کے سوال پر غور کر رہے ہیں۔ اس ایکٹ کی رو سے ان تمام غیر ملکی بیمہ کمپنیوں کے لئے جو ملک میں رائج ہیں۔ ضروری ہوگا۔ کہ بعض معین شرائط کے ماتحت اپنا کاروبار چلانے کے لئے حکومت سے اجازت حاصل کریں۔ چونکہ کل پچیس کمپنیوں میں سے بیس برطانی ہیں اس لئے اس قانون کا اثر زیادہ تر برطانی فرموں پر پڑے گا۔

دفاع ملکی کیلئے جمہوریہ ترکیہ کی جدوجہد

استنبول (بذریعہ ہوائی ڈاک) حکومت ترکیہ نے ہر اس صورت حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے جو مستقبل قریب میں رونما ہوں دفاع ملکی کے ذرائع کو مکمل اور مستحکم کرنے کا پختہ ارادہ کر لیا ہے۔ قومی مجلس عظمےٰ کے سامنے ترکیہ کے نائب سکرٹری امور خارجہ نے تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا ہے۔ کہ حکومت ترکیہ کی خواہش ہے۔ کہ جمعیت اقوام کے وقار کو قائم کیا جائے۔ اور اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ حکومت ترکیہ اپنی ملکی طاقت کو مضبوط کرے۔ تقریر میں یہ بھی کہا گیا کہ حکومت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ امن عالم کو دوام دینے کے لئے پہلا قدم دول بحیرہ روم کو متحدہ طور پر منظم کرنے میں اٹھایا جائے۔

مصر میں ایک نئے قانون کی تجویز

قاہرہ (بذریعہ ہوائی ڈاک) معلوم ہوا ہے۔ کابینہ مصر ایک نیا قانون بنانے کا ارادہ کر رہی ہے جس کا مقصد یہ ہے

اسلامی ممالک کی دلچسپ خبریں اور اہم کوائف

(ایک خبر رساں ایجنسی سے "الفضل" کے لئے حاصل کردہ معلومات)

کہ آئین ملکی کو کابینہ کے وزراء کی ہر اس کوشش سے جو اسے تباہ کرنے کے لئے کی جائے محفوظ رکھا جائے۔ مجوزہ قانون میں آئین کو تباہ کرنے کی کوشش کرنے والوں کے لئے سخت سزائیں مثلاً عمر قید وغیرہ مقرر کی جائیں گی۔ یاد رہے۔ کہ وفد پارٹی کی طرف سے ۱۹۳۰ء میں بھی اس قسم کا قانون نافذ کرنے کی تجویز کی گئی تھی۔ لیکن شاہ فواد نے اسے مسترد کر دیا تھا۔ جس پر وفدی ارکان مستعفی ہو گئے تھے

شاہ ابن سعود کا سفر عراق

جدہ (بذریعہ ہوائی ڈاک) عراق اور سعودیہ عربیہ کے مابین حال میں باہمی مودت کا جو معاہدہ طے ہوا ہے۔ اس کے نتیجہ کے طور پر افواہ ہے۔ کہ شاہ ابن سعود سرکاری طور پر عراق جائیں گے۔ اور عراق کے لوگ آپ کے اس سفر کا خیر مقدم کریں گے۔ جس سے دونوں ملکوں کے باہمی تعلقات محبت مودت اور زیادہ مضبوط اور مستحکم ہونگے۔

عراقی بغاوت میں یہود کا ہاتھ

عراق (بذریعہ ہوائی ڈاک) علاقہ دجلہ فرات میں کچھ عرصہ ہوا بغاوت رونما ہوئی تھی۔ جسے حکومت نے نہایت مستعدی کے ساتھ فرو کر دیا تھا۔ اس کے متعلق اب بعض انکشافات ہوئے ہیں۔ چنانچہ عند التحقیق یہ بات ظاہر ہوئی ہے۔ کہ اس بغاوت کی تہ میں یہود کے ایک گروہ کا ہاتھ کام کر رہا تھا۔ اور اسی کی طرف سے حکومت کے خلاف شورش جاری رکھنے کے لئے باغیوں کو بہت سا اسلحہ مہیا کیا گیا تھا۔ اسلحہ کی ایک بہت بڑی مقدار بغداد کے ایک یہودی تاجر نے ارسال کی تھی۔ جس کا اس کے ساتھیوں سمیت دیوانیہ کے مقام پر کورٹ مارشل کیا گیا۔

شام اور لبنان کی خودمختاری کا مسئلہ اور اہل شام

دمشق (بذریعہ ہوائی ڈاک) حال میں یہ خبر شائع ہوئی تھی۔ کہ حکومت فرانس مشرق قریب میں اپنی انتدابی ریاستوں کو آزادی دینے

کے مسئلہ پر غور کر رہی ہے۔ اور اس ضمن میں یہ بات بھی معرض ظہور میں آئی تھی۔ کہ شام اور لبنان کو عراق کی طرح کی حکومت خود اختیاری دے کر "ریاستہائے لیونت" کے نام سے علیحدہ کر دیا جائے گا۔ اور وہ آزادانہ طور پر جمعیۃ اقوام میں شامل ہو سکیں گے لیکن اس خبر کے متعلق شام کے قومیت پسند سیاسی حلقوں میں زیادہ دلچسپی کا اظہار نہیں کیا جا رہا ان کا خیال ہے کہ اس مجوزہ تجویز پر کوئی معین تبصرہ کرنا قبل از وقت ہے۔ کیونکہ اس قسم کی تجویز بہت لمبے عرصہ میں تکمیل پذیر ہوگی اور ساتھ ہی اس امر کا بھی احتمال ہے۔ کہ شام اور لبنان کے لئے مجوزہ آئین محض نمائشی حیثیت رکھتا ہے۔ اور اگر اسے رائج کر بھی دیا گیا۔ تو فرانس کے اقتصادی مفادات کو اس میں پوری طرح محفوظ رکھا جائے گا۔

عرب رہنماؤں کی جلاوطنی

یافا (بذریعہ ہوائی ڈاک) جدید قوانین جو فلسطین میں نافذ کئے گئے ہیں ان کے ماتحت برطانی حکام مقاطعہ کے حامی عرب رہنماؤں کو جلاوطن کر رہے ہیں۔ فخری بے کو تین ماہ کے لئے یافا سے القدس بھیج دیا گیا ہے۔ جہاں انہیں حکم ہوا ہے کہ وہ روزانہ تین بار پولیس کو اپنے متعلق رپورٹ دیں مقاطعہ کمیٹی کے صیغہ رسل و رسائل کے امیر حسن صدقی کو ایک سال کے لئے جلاوطن کر کے ایک گاؤں میں نظر بند کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح دو اور رہنماؤں کو مختلف مقامات میں بھیج دیا گیا ہے۔ عرب نوجوان تحریک کے متعدد رہنما بھی جلاوطن کر دئے گئے ہیں لیکن مقاطعہ کمیٹی کی سرگرمیاں بدستور جاری ہیں۔

اٹلی کو سلطنت روم کے قیام کے خواب اور مصر

جنیوا سے شائع ہونے والا ایک اخبار Le Journel Des Nations لکھتا ہے "سلطنت روم" کے قیام کے متعلق اطالویوں کے اعلان نے مصر کے انتہا پسند قومیت پرستوں میں برطانیہ اور مصر کے درمیان

فوری سمجھوتہ کی خواہش کے متعلق ایک ذہنی تبدیلی پیدا کر دی ہے۔ وفد پارٹی کا ایک ایسا طبقہ جو اٹلی سے ہمدردی کا دعویٰ کرتا ہے۔ وہ بھی اس بات سے غافل نہیں کہ مصر بھی کسی زمانہ میں اس سلطنت کا ایک حصہ تھا جس کے ازسر نو قیام کے خواب اطالوی دماغوں کو پریشان کر رہے ہیں۔ چنانچہ تحریک نوجوانان مصر کے صدر مسٹر احمد حسین نے اس بات کی ضرورت محسوس کی ہے۔ کہ برطانوی ریذیڈنٹ کو دونوں ممالک کے مابین مذاکرات کے بسرعت سرانجام دینے کے لئے لکھا جائے۔ بحر اوقیانوس میں طاقتوں کا توازن مفقود ہے۔ اور اطالوی خطرات برطانیہ کی بحری طاقت کو مجبور کر رہے ہیں۔ کہ وہ اپنے اس اہم بحری مستقر کو نظر انداز کر کے دنیا کے دوسرے حصوں میں حوادث کا مقابلہ کرنے کی طرف متوجہ ہو۔ اس لئے اب ضرورت اس امر کی ہے کہ ان ہر دو ممالک کے درمیان ان کے باہمی تعلقات کی وضاحت کے لئے ایک قابل قبول رابطہ اتحاد قائم کیا جائے۔

ریاستہائے بلقان پر اٹلی کی حرص و آز کی نگاہیں

پراگ (بوہیمیا) کا ایک اخبار Lidove Noviny لکھتا ہے گورنمنٹ برطانیہ اور ترکیہ کے درمیان ان دنوں جو مذاکرات ہو رہے ہیں۔ وہ بحیرہ روم میں قیام امن کے مسئلہ کے لئے بہت بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ یہ مذاکرات دو اہم مسائل کے متعلق ہیں اول دردانیال کے استحکامات اور دوم ریاستہائے بلقان کے متعلق اطالیہ کے منصوبے۔ پہلا مسئلہ تو آسانی سے حل ہو جائیگا کیونکہ حکومت برطانیہ مستعمرات حکومت ترکیہ کے مطالبات منظور کرنے کو تیار ہے۔ لیکن سب سے زیادہ مشکل دوسرے سوال کے متعلق پیش آئیگی۔ حکومت ترکیہ حبشہ پر اطالوی فتح کے نتائج کو پر تشویش نگاہوں سے دیکھ رہی ہے۔ اور اس کی خواہش ہے کہ اس سوال کو غیر مبہم طور پر حل کیا جائے۔

یہود کی حماقت کی انتہا

برطانی اخبار "ایوننگ سٹینڈرڈ" ہندوستان فلسطین کے حالات پر تبصرہ کرتا ہوا لکھتا ہے۔ فلسطین کی صورت حالات اس قدر کم تشویشناک نہیں جس قدر کہ عامۃ الناس اسے سمجھتے ہیں برطانیہ کی یہودی فیڈریشن نے ابھی ایک قرارداد

مطالبات تحریک جدید کے متعلق ۲۸ جون کے جلسے

لاہور

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کے ماتحت ۲۸ جون جماعت احمدیہ لاہور کا نہائت شاندار اور کامیاب جلسہ زیر صدارت جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ لاہور مسجد احمدیہ میں سات بجے صبح منعقد ہوا۔ جلسہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے ایک غیر معمولی حیثیت رکھتا تھا۔ حاضری توقع سے زیادہ تھی۔ ہر ایک تقریر کے بعد ایک نظم موضوع متعلقہ پر خوش الحان احباب پڑھتے رہے جو سامعین کے لئے خاص دلچسپی کا باعث ہوتی۔ حضرت اقدس کے انیس مطالبات پر (۱) جناب شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ (۲) جناب چودھری اسد اللہ خانصاحب بارایٹ لاء ایم۔ ایل۔ سی (۳) جناب پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے (۴) جناب مولوی غلام احمد صاحب مجاہد (۵) جناب چودھری عبد الکریم صاحب سکرٹری تبلیغ اور خاکسار نے تقریریں کیں۔ ہر مقرر کے ذمہ تحریک جدید کے تین تین مطالبات رکھے گئے تھے۔ اور ہر ایک نے بطریق احسن و بصورت اعلےٰ ان مطالبات کو احباب کے ذہن نشین کرایا۔ شروع سے آخر تک حاضرین نے نہائت خاموشی اور دلچسپی سے تقاریر کو سنا۔ جلسہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا تازہ اعلان متعلق تحریک جدید سنایا گیا۔ اور مردوں اور عورتوں نے متفقہ طور پر جلسہ میں ہی بلند آواز سے اقرار کیا۔ کہ ہم سادہ زندگی بسر کریں گے۔ ایک کھانے پر اکتفا کریں گے۔ اور عیش و عشرت کے سامانوں سے پرہیز کریں گے۔

خاکسار:۔ غلام محمد اختر لاہور

راولپنڈی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد گرامی کے ماتحت ۲۸ جون کو جماعت احمدیہ راولپنڈی کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مرد عورتیں اور بچے بتعداد کثیر موجود تھے۔ متعدد دوستوں نے اپنی تقاریر اور مضامین کے ذریعہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے انیس مطالبات کو بالوضاحت پیش کرتے ہوئے افراد جماعت سے میدان عمل میں نکلنے کے لئے پُر زور استدعا کی۔ نیز حضور کے تازہ ترین "پیغام بنام مخلصین جماعت" کو سنایا گیا۔ بالآخر احباب کو رسالہ "انیس مطالبات" متواتر زیر مطالعہ رکھنے اور اس کے مطابق زندگی بسر کرنے کی تاکید کی گئی۔

خاکسار:۔ مرزا محمد حسین

لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ

۲۸ جون جلسہ تحریک جدید منعقد کیا گیا فہمیدہ بیگم صاحبہ نے الفضل ۲۶ جون سے حضرت امیر المومنین کا پیغام مخلصین جماعت کے نام "سنایا۔ امتہ المہدی صاحبہ نے لکھا ہوا مضمون دعا کے مطالبہ پر سنایا۔ استانی نظیر بیگم صاحبہ نے ایک نظم ۱۹ مطالبات پر پڑھ کر سنائی۔ امتہ السلام صاحبہ نے گوٹہ کناری سے بچنے پر مختصر تقریر کی۔ اور رفعت صاحبہ نے مالی قربانی پر لکھا ہوا مضمون پڑھا۔ نظیرہ بیگم صاحبہ نے سادہ زندگی پر۔ اور مبارکہ بیگم صاحبہ نے اپنے ہاتھ سے محنت و مشقت کا کام کرنے پر تقریر کی۔ آخر میں پریذیڈنٹ صاحبہ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی سکیم پر مفصل تقریر فرمائی۔ جس میں گاندھی جی کی سودیشی تحریک اور حضرت امیر المومنین کی پیشکردہ سکیم کا مقابلہ کرتے ہوئے بتایا کہ آپ کی سکیم الہٰی تصرف کے ماتحت ہونے کی وجہ سے باسانی قابل عمل ہے

سکرٹری لجنہ اماء اللہ

ہوشیارپور

۲۸ جون زیر صدارت چودھری بشیر احمد صاحب سب جج ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں جس میں چودھری عبد اللطیف صاحب بی۔ اے نے مطالبہ نمبر ۴۔ ۳۔ ۱۰۔ ۱۷۔ ۱۳ پر تقریر کی۔ بعد ازاں سید احمد شاہ نے مطالبہ نمبر ۵۔ ۸۔ ۱۵۔ ۱۶ پیش کیا۔ چودھری انور احمد صاحب نے مطالبہ نمبر ۱۱ پر تقریر کی۔ آخر میں صدر صاحب نے بقیہ مطالبات پر موثر تقریر کی۔ اور حضور کا پیغام سنایا

خاکسار حاجی احمد

بمبئی

۲۸ جون۔ حضرت سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب امیر جماعت احمدیہ بمبئی کی صدارت میں یوم تحریک جدید کے سلسلہ میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں تحریک جدید کے تمام پہلوؤں پر مختلف دوستوں نے تقریروں کے ذریعہ احباب کو عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

خاکسار مرزا سراج الدین منیر انصاری

جے پور

۲۸ جون جماعت احمدیہ جے پور شہر کا جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں جناب ڈاکٹر محمد لطیف صاحب نے تحریک جدید کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے احباب کو جانی و مالی و وقتی قربانیوں میں حصہ لینے کے لئے تاکید کی۔ خاکسار نے بھی تقریر کی اور باقی مطالبات کو احباب کے سامنے پیش کیا۔

خاکسار:۔ محمد عبد اللہ مولوی فاضل

شاہدرہ

حسب ارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ۲۸ جون انجمن احمدیہ شاہدرہ کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں حکیم احمد الدین صاحب امیر جماعت نے حضرت امیر المومنین کا پیغام مخلصین جماعت کے نام پڑھ کر سنایا۔ اور تین مطالبات پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد باقی مطالبات پر حکیم مختار احمد صاحب حکیم محمد صدیق صاحب منشی نور محمد صاحب مولوی حبیب اللہ صاحب اور مولوی عبد الحق صاحب نے تقریریں کیں۔ تمام احمدی احباب اور احمدی بہنیں موجود تھیں۔ اور سب نے غور سے تقاریر کو سنا۔

خاکسار الہ دین

سوک کلاں ضلع گجرات

۲۸ جون بحکم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز جماعت احمدیہ سوک کلاں نے ایک جلسہ کیا۔ تمام احمدی مرد عورتیں اور بچے شامل ہوئے۔ مرزا احمد حسین صاحب فتحپوری و میاں میراں بخش صاحب و خاکسار نے تحریک جدید کے مختلف پہلوؤں پر تقریریں کیں۔ جماعت نے نئے سرے سے عمل پیرا ہونے کا عہد کیا۔ خاکسار غلام حیدر

اورا ضلع سیالکوٹ

حسب الارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز موضع اورا کے تمام احمدی احباب مستورات اور بچگان کی موجودگی میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا پیغام مخلصین جماعت کے نام مندرجہ اخبار الفضل سنایا گیا۔ شیخ محمد نذیر فاروقی نے انیس مطالبات کو وضاحت سے بیان کیا۔

خاکسار چودھری کریم بخش

مڈھ رانجھہ

۲۸ جون جماعت احمدیہ مڈھ رانجھہ کا جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں انیس مطالبات جو کہ ٹریکٹ کی صورت میں شائع ہو چکے ہیں۔ تمام جماعت کو پڑھ کر سنائے گئے۔

خاکسار۔ مہدی شاہ مدرس

کلکتہ

۲۸ جون انجمن احمدیہ کلکتہ کا جلسہ زیر صدارت حکیم ابو طاہر محمود احمد صاحب منعقد ہوا۔ سب سے پہلے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا پیغام مولوی ظہور حسین صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد حسب ذیل دوستوں نے باری باری تقریریں کیں۔

(۱) مولوی دولت احمد خانصاحب وکیل مطالبہ نمبر ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵ (۲) مولوی عبد الحفیظ صاحب مطالبہ نمبر ۶۔ ۷۔ ۹ (۳) عبد المجید صاحب مطالبہ نمبر ۸۔ ۱۰ (۴) منشی محمد شمس الدین صاحب مطالبہ نمبر ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۹ (۵) خواجہ محمد شمس الدین صاحب مطالبہ نمبر ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵ (۶) خواجہ محمد گل صاحب مطالبہ نمبر ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸ (۷) مولوی ظہور حسین صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ نے مطالبہ نمبر ۱ پر تقریر کی۔ دوستوں نے نہائت شوق اور اطمینان سے تقریریں سنیں۔ خاکسار تاج محمود

کھیوا کلاسوالہ

۲۸ جون زیر صدارت مولوی ابو محمد عبد اللہ صاحب جماعت احمدیہ کھیوا کلاسوالہ کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں احمدی مرد اور عورتیں کثرت سے شامل تھیں۔ کورکے والتیر بھی باوردی حاضر تھے۔ مولوی محمد عبد اللہ صاحب نے تقریر کی۔ اور انیس مطالبات پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد خاکسار نے اپنی تقریر میں چند ایک مطالبات کی وضاحت کی۔ بعض غیر احمدی دوست بھی جلسہ میں آئے ہوئے تھے

مسلم لیگ اور مجلس احرار کے اتحاد کی حقیقت

اسلام نے اتحاد کے لئے وحدت فکر و خیال کو اصول قرار دیا ہے۔ غیر مسلم جماعتیں یا افراد لفظاً اس اصول کو تسلیم کریں یا نہ کریں مگر تاریخ شاہد ہے کہ ہمیشہ وہی معاہدہ دیرپا ثابت ہوتا ہے۔ جو جانبین نے درحقیقت اتفاق رائے سے کیا ہو۔ محض سیاسی مجبوریوں کے ماتحت استوار کیا ہوا عہد کبھی مستحکم ثابت نہیں ہوا۔ بلکہ یہ مجبوریاں بعض دفعہ نہایت مضحکہ خیز نتائج پیدا کرتی ہیں۔ لطف یہ ہے۔ کہ جانبین کو علم ہوتا ہے کہ وہ اپنے لئے سامان تضحیک فراہم کر رہے ہیں۔ مگر حالات کا مقابلہ کرنے کی جرات نہ ہونے کی وجہ سے وہ سب کچھ کر گزرتے ہیں۔ یہی کیفیت ان دنوں مجلس احرار اور مسلم لیگ کی ہے ان کے فکر و خیال میں بعد المشرقین ہے۔ کسی کا کوئی اصول دوسرے کے اصول سے نہیں ملتا۔ صرف اختلاف ہی موجود نہیں بلکہ تضاد نمایاں حیثیت میں نظر آتا ہے۔ بایں ہمہ سیاسی مصلحتوں کے ماتحت مسلم لیگ اور احرار نے باہمی اتحاد کی صورت پیدا کر لی ہے۔ مندرجہ ذیل حقائق کے پیش نظر ہر سمجھدار انسان بآسانی اس نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے۔ کہ مجلس احرار اور مسلم لیگ کا اتحاد کب تک قائم رہ سکتا ہے۔ انتخابات میں ابھی آٹھ ماہ کا عرصہ باقی ہے۔

(۱) مجلس احرار مکمل آزادی کی حامی ہے مگر لیگ درجہ نوآبادیات کے حق میں ہے۔ گو اس وقت ہنگامی طور پر احرار نے اپنا نصب العین ترک کر کے لیگ کے سامنے کان پکڑ لئے ہیں۔ مگر سالہا سال کی "عادت" کا فوراً بدل جانا ایک عجیب حقیقت کا غماز ہے۔

(۲) مجلس احرار کا تمام لائحہ عمل فرقہ پرستی کی آگ کو ہوا دینے اور تکفیر کا بازار گرم کرنے پر مشتمل رہا ہے اور اب بھی وہ اسی اصول پر کارفرما ہے۔ برادری کا سوال بھی احرار کا ہی پیدا کردہ ہے۔ ووٹ حاصل کرنے کے لئے احرار کے پاس صرف دو حربے ہیں ایک تکفیر اور دوسرے برادریوں سے اپیل بظاہر احرار کے رویہ میں خواہ کتنا ہی تغیر نظر آ جائے۔ مگر بالآخر وہ انہیں حربوں کو استعمال کریں گے۔ ادھر لیگ کی یہ حالت ہے کہ اس کے صدر مسٹر جناح اور متعدد اراکین لیگ کی نئی روشنی سے بہت زیادہ مستفیض ہیں۔ اور ان کے نزدیک سیاست کے مقابلہ میں مذہب ثانوی حیثیت رکھتا ہے۔ برادری سسٹم سے وہ قطعاً ناآشنا ہیں۔

گویا دونوں کے نصب العین بھی درحقیقت مختلف ہیں۔ اور اپنے اپنے نصب العین تک پہنچنے کے لئے جو ذرائع ان کے پاس ہیں وہ بھی قطعاً متضاد ہیں۔ اول تو یہ اتحاد ہی چند روزہ ہے۔ لیکن اگر بفرض محال ان کا نباہ ہو گیا۔ اور وہ چند نشستیں حاصل کرنے میں کامیاب بھی ہو گئے۔ تو اسمبلی میں ضرور ان کے درمیان دھینگا مشتی تک نوبت آ جائے گی۔ لیگ کی طرف سے کوئی جارحانہ اقدام ہو یا نہ ہو مگر احرار اپنی عادت سے مجبور ہو کر ضرور اپنے خون کو گرمانے کا موقع پیدا کر لیں گے۔

مجلس احرار کے متعلق لیگ کی غلط فہمی

خداوندان لیگ کتنے ہی نکتہ رس سہی مگر سیاسیات حاضرہ شاہد ہیں کہ وہ احرار کو نہیں سمجھ سکے۔ ورنہ وہ بھول کر بھی احرار سے اتحاد کر کے اپنی تضحیک کا سامان نہ پیدا کرتے۔ مجلس احرار کی پیدائش سے لے کر اس وقت تک اس کی تاریخ (اگر اسے تاریخ کہا جا سکتا ہے) پر نظر کیجئے۔ آپ کو ہر موقع پر اس کا پروگرام تخریبی نوعیت کا نظر آئے گا۔ سیاسیات سے دلچسپی رکھنے والا مجلس احرار کو چیلنج کر سکتا ہے کہ وہ اپنا کوئی تعمیری کارنامہ پبلک کے سامنے پیش کرے۔ مجلس احرار ہرگز ایسا نہیں کر سکے گی۔ مسلم لیگ کے متعلق ہمیں اتنا حسن ظن ضرور ہے۔ کہ اس کے پروگرام کا کچھ نہ کچھ حصہ ضرور تعمیری نوعیت کا ہو گا۔ مگر مجلس احرار کے ذہن میں یہ بات ہی نہیں آ سکتی۔ کہ کوئی جماعت تعمیری کام بھی کر سکتی ہے۔ مجلس احرار کو معلوم ہے کہ لیگ کے پروگرام میں اصلاحات کی مخالفت موجود ہے۔ اس تخریبی کام میں لیگ کا ہاتھ بٹانے کے لئے یقیناً وہ بے قرار ہے۔ اور غالباً یہی وجہ ہے۔ کہ اس نے لیگ سے اتحاد کیا۔ اس کے علاوہ احرار کا پروگرام یہ ہے کہ احمدیوں کو اقلیت قرار دلوایا جائے۔ ایک کانفرنس کے موقع پر مولوی حبیب الرحمن صاحب نے تقریر کرتے ہوئے کہا تھا۔ "اگر آئندہ انتخابات کے بعد کامیاب امیدواروں نے ایمانداری سے کام لیا۔ تو اسمبلی ٹوٹ جائے گی کیونکہ ہر قدم پر ان کا گورنر سے اختلاف رائے ہو گا۔ اور کونسلروں کو جیل میں بھیج دیا جائے گا"

اب ہر وہ شخص جسے اس بات کا شکوہ ہے کہ احرار اپنا پروگرام شائع نہیں کرتے سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ احرار کا مجملاً پروگرام یہ ہے (۱) اصلاحات کی مخالفت (۲) احمدیوں کو اقلیت قرار دلانا۔ اور (۳) "ایمانداری" سے کام کر کے اسمبلی کو توڑنا اور خود حسب عادت "اے کلاس" میں شاہی مہمان کی حیثیت سے رہنا۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر احرار کے منصوبے کامیاب نہ ہو سکے۔ اور اسمبلی میں ان کی حریف جماعت نے اسے مفلوج کر کے رکھ دیا یعنی ان کی تخریبی پالیسی کو بروئے کار نہ لانے دیا تو احرار کیا کریں گے؟ اسمبلی میں اقلیت کی وجہ سے وہ خود حکومت کو تنگ نہیں کر سکیں گے۔ حریف پارٹی پر اگر انہوں نے دست درازی کرنے کی کوشش کی تو وہ اکثریت میں ہونے کی وجہ سے انہیں ناک چنے چبا دیں گے۔ آخر اس وقت احرار کیا کریں گے؟ ظاہر ہے کہ وہ اپنی عادت ضرور پوری کریں گے۔ اور صرف ان کی "اپنی مسلم لیگ" ہی ایسی جماعت رہ جائے گی جسے وہ ہدف بنا سکیں۔ اس وقت ان کے اصل اختلافات عملی صورت اختیار کر لیں گے اگر مسلم لیگ کو احرار کی انتہائی تخریبی پالیسی کا پورا پورا علم ہوتا تو وہ کبھی اتحاد پر آمادہ نہ ہوتی۔

عام لوگوں کو احرار کے متعلق صرف یہ شکایت ہے کہ انہوں نے لیگ سے اتحاد وحدت فکر کی بجائے سیاسی مصلحتوں کے ماتحت کیا ہے۔ اور اس طرح اصول یا مذہب پر سیاست کو مقدم کر دیا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ احرار سیاست کے معاملہ میں بالکل "معصوم" واقع ہوئے ہیں۔ یہ کہنا کہ احراری لوگ سیاست سے اپنا دامن "آلودہ" کر رہے ہیں۔ غلط ہے۔ وہ تو صرف "لیڈر" ہیں اور بس۔ ہر سیاسی جماعت اپنا نصب العین اس کے حصول کے طریقے اور اپنے ممتاز امیدواروں کے نام مشتہر کر دیتی ہے جیسا کہ یونی نسٹ پارٹی نے کیا ہے۔ تاکہ پبلک کو اس پر رائے زنی کا موقع مل سکے۔ اور خود بھی زمانہ کی نبض دیکھ سکیں۔ احرار نے ابھی تک نہ تو کوئی معقول پروگرام ہی عوام کے سامنے پیش کیا ہے۔ نہ اس کو عملی جامہ پہنانے کے ذرائع پر روشنی ڈالی ہے۔ اور نہ یہ اعلان کیا ہے کہ وہ صوبہ کی حکومت اپنے کن امیدواروں کے سپرد کرنا چاہتے ہیں کامیابی یا ناکامی دوسری بات ہے سیاسی جماعت کو یہ تو معلوم ہونا چاہیئے کہ وہ کیا ہے اور کیا کرنا چاہتی ہے اور ان حقائق کا پبلک کو بھی علم ہونا چاہیئے۔ مثلاً یونی نسٹ پارٹی ہی کو لیجئے۔ اس کی روش اتنی صاف ہے کہ ہر شخص یہ بتا سکتا ہے۔ کہ اگر یہ پارٹی کامیاب ہوئی۔ جیسا کہ سو فی صدی امید ہے۔ کہ وہ ضرور کامیاب ہو گی۔ تو حکومت کی نوعیت کیا ہو گی۔ یہاں تک کہ آئندہ وزراء کے نام بھی پوشیدہ نہیں ہیں۔

کیا خداوندان احرار پبلک کے اشتیاق کو مدنظر رکھتے ہوئے اعلان فرمائیں گے کہ

(۱) وہ بشرط کامیابی کن حضرات کے سپرد وزارتیں کرنا چاہتے ہیں۔ اور چیف منسٹر کون ہو گا۔؟

(۲) اگر ان کی تخریبی پالیسی ناکام ہو گئی تو وہ کیا کریں گے؟ کیا وہ اپنی دیرینہ روایات کو ترک کر کے اکثریت کے ساتھ تعمیری پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کے لئے مل جائیں گے۔ یا اسمبلی سے ہمیشہ کے لئے "واک آؤٹ" کر جائیں گے۔ (انقلاب ۳۰ جون)

دارالصناعت قادیان کیلئے ایک ماہر لوہار کی ضرورت

صنعت آہنی کے واسطے بطور مینیجر ایک ایسے مخلص اور قابل تجربہ کار لوہار کی ضرورت ہے جو گرم ٹھنڈے کام۔ ڈھلائی سٹیل و لوہے۔ نیز پالش کے کام سے بھی واقف ہو۔ اور اپنے آپ کو اس قابل سمجھے کہ اگر باہمی طے شدہ سرمایہ سپرد کر دیا جائے۔ تو وہ بغیر کسی مزید امداد کے نفع مند

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ ارشاد

"دنیا پیغام حق کے لئے پیاسی ہے۔ یہ ہمارا کام ہے کہ اس تک زندگی کا جام پہونچائیں" (الفضل ۱۴ جون)

دوستوں کو چاہیئے کہ حضور کے اس تازہ ارشاد کو پڑھیں اور کمر ہمت باندھ لیں۔ اور دنیا کے کونے کونے میں اسلام اور احمدیت کا پیغام پہونچا دیں۔ جس کا آسان سہل اور مؤثر ذریعہ ہے۔ کہ وہ مندرجہ ذیل کتابوں کے سیٹ دنیا کے تمام سمجھدار سنجیدہ اور حق کے تمنائیوں تک پہونچا دیں۔ نیز تمام بڑی بڑی لائبریریوں میں بھی رکھوا دیں۔ تاکہ ہر طبقہ خیال اور مذاق کے لوگ انہیں پڑھیں اور اپنی روحانی تشنگی بجھائیں۔ چونکہ اب ان کی قیمتوں میں حیرت انگیز کمی کر دی ہے۔ اس لئے دوست نہایت آسانی کے ساتھ ان کی اشاعت کر سکتے ہیں۔

انگریزی مجلد کتب کا سیٹ

(جس کی پہلے ۸ ا روپیہ قیمت تھی۔ مگر اب صرف پانچ روپیہ کر دی ہے)

(۱) تفسیر و ترجمہ پارہ اول مجلد سنہری
(۲) ٹیچنگ آف اسلام مجلد مصنفہ حضرت مسیح موعودؑ
(۳) کشتی نوح انگریزی ترجمہ مجلد " "
(۴) احمدیت یعنی حقیقی اسلام مجلد مصنفہ حضرت خلیفہ ثانی جس کا ترجمہ آنریبل سر چودہری ظفر اللہ خانصاحب نے کیا ہے۔
(۵) تحفہ پرنس آف ویلز مجلد مصنفہ حضرت خلیفہ ثانی
(۶) سوانح حضرت مسیح موعودؑ مجلد "

مندرجہ بالا چھ کتابیں جو اپنے نادر مضامین کے علاوہ کاغذ۔ چھپائی۔ ٹائپ اور جلد بندی کے لحاظ سے بھی دیدہ زیب ہیں۔ اب ۱۸ روپے کی بجائے صرف پانچ روپیہ میں ہی دے دی جائیں گی۔ تاکہ دوست دنیا کے مختلف علاقوں میں انہیں آسانی کے ساتھ تقسیم کروا سکیں۔

فارسی مجلد کتب کا سیٹ

(اسکی پہلے چھ روپیہ قیمت تھی۔ مگر اب صرف ڈیڑھ روپیہ)

(۱) لجۃ النور مجلد عربی۔ فارسی مصنفہ حضرت مسیح موعودؑ
(۲) درثمین فارسی مکمل مجلد " "
(۳) دعوۃ الامیر فارسی مجلد مصنفہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

ان ممالک کے لئے جہاں فارسی کا رواج ہے یہ سیٹ انشاء اللہ نہایت ہی مفید ثابت ہوگا۔ دوستوں کو چاہیئے۔ کہ صوبہ سرحد بلوچستان۔ افغانستان۔ ایران اور آزاد علاقہ کے لوگوں میں اسکی خوب اشاعت کریں۔ کیونکہ اب تو ان مجلد کتابوں کی قیمت برائے نام یعنی صرف ۱؎۸ ہی کر دی گئی ہے۔ صوبہ سرحد بلوچستان آبادان وغیرہ کی جماعتوں کو ان کی اشاعت کی طرف خاص طور پر توجہ دینی چاہیئے

اردو مجلد کتب کا سیٹ

(جس کی پہلے کبھی آٹھ روپیہ قیمت تھی مگر اب صرف اڑھائی روپیہ)

(۱) کشتی نوح اردو مجلد مصنفہ حضرت مسیح موعودؑ
(۲) حقیقۃ الوحی مجلد " "
(۳) دعوۃ الامیر اردو مجلد مصنفہ حضرت خلیفہ ثانی پہلے کبھی ان کی ۸ روپیہ قیمت تھی۔ مگر دو ایک سال سے چار روپے ۱۰ آنے کر دی تھی۔ مگر اب تو عام اشاعت کی خاطر جلد بندھی بندھائی کتابیں صرف ۱۲؎ میں دی جا رہی ہیں۔ دوستوں کو چاہیئے۔ کہ اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ اور اپنے اپنے علاقہ یا صوبہ کے سمجھدار سلیم الطبع لوگوں تک انہیں پہونچا دیں۔ بلکہ مختلف پبلک لائبریریوں میں بھی رکھوائیں۔ تاکہ ہر خاص و عام فائدہ اٹھائیں

ملک فضل حسین منیجر بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان ضلع گورداسپور

مرگی اور ہسٹیریا کا خاص علاج

اگر دورہ پہلی بار ہی کم نہ ہو یا رک نہ جائے تو قیمت واپس مرگی خواہ کسی قسم کی اور ہسٹیریا دونوں امراض کتنی دیرینہ کیوں نہ ہوں۔ ان کا معجزنما علاج ہے چند دن کے اندر صحت میں انقلاب پیدا ہو جاتا ہے۔ آپ اطمینان کریں علاج شروع کر دیں مفصل دوائی کے ہمراہ چھپا ہوا ہوگا۔ قیمت دوائی للعہ۔ مریض کی عمر مرض کی مدت و دیگر ضروری باتیں لکھ کر بھیجدیں۔ المشتہر۔ ڈاکٹر عبدالرحمٰن ایل۔ ایم۔ پی۔ اینڈ۔ ایل۔ سی۔ پی۔ ایس موگا پنجاب

رشتہ درکار ہے

ایک احمدی دوست جو گورنمنٹ آف انڈیا کے ایک محکمہ میں ملازم ہیں کی لڑکی کے لئے رشتہ جلد درکار ہے۔ لڑکی تعلیم یافتہ اور شہری تمدن رکھنے والی ہے لڑکا مخلص احمدی اور برسر روزگار ہو شیخ قانونگو قوم کے امیدوار کو ترجیح دی جائے گی۔ خواہشمند احباب نظارت امور عامہ سے اس بارے میں خط و کتابت فرمائیں۔

ناظر امور عامہ قادیان

محافظ اٹھرا گولیاں

اولاد کا کسی کو نہ دنیا میں داغ ہو — اس غم سے ہر بشر کو الٰہی فراغ ہو
پھولا پھلا کسی کا نہ برباد باغ ہو — دشمن کا بھی جہاں میں نہ گھر بے چراغ ہو

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوں یا حمل گر جاتا ہو۔ اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس بیماری کا مجرب نسخہ مولانا حکیم نور الدین صاحب رضی شاہی طبیب کا ہم بناتے ہیں۔ جو نہایت کار آمد اور بے بدل چیز ہے۔ ایک دفعہ منگا کر قدرت خدا کا زندہ کرشمہ دیکھیں۔ قیمت فی تولہ سوا روپیہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکمشت منگوانے والے سے ایک روپیہ فی تولہ لیا جائے گا۔

عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی حاجی ولد غلام حسین ذات پادی سکنہ کوٹ قاضی تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۹/۸/۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۱/۶/۳۶

دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی رام چند المعروف رام لال ولد لدھا رام ذات دوہر سکنہ چک ۲۵ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۹/۸/۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۱/۶/۳۶

دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن۔ ۳۰ جون۔ گذشتہ دو تین دنوں سے انگلستان اور ہندوستان کی ٹیموں کے درمیان جو کرکٹ میچ ہو رہا تھا۔ اس میں ہندوستانی ٹیم نے ۹ وکٹوں پر شکست کھائی ہے ہندوستانی ٹیم نے پہلی اننگ میں ۱۴۷ اور دوسری میں ۹۳ رنز کئے تھے۔ انگلینڈ نے پہلی میں ۱۳۴ اور دوسری میں ایک وکٹ پر ۱۰۸ رنز کئے۔

دہلی۔ ۳۰ جون۔ اخبار "سٹیٹسمین" کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ شاہجہان پور کے گرد و نواح میں سیلاب کی وجہ سے بے حد نقصان پہنچا ہے۔ سینکڑوں آدمی بے خانماں ہو گئے ہیں۔ دریاؤں کے بند ٹوٹ گئے ہیں۔ اور گاؤں سیلاب میں بہ گئے ہیں۔

کراچی۔ ۳۰ جون۔ آج کراچی میں اس قدر شدید طوفان آیا۔ کہ اس کی نظیر کراچی کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ محکمہ حوادث سماوی کے بیان کے مطابق طوفان کی رفتار ۸۰ میل فی گھنٹہ تھی۔ اس کے فوراً بعد بارش شروع ہو گئی۔ اور پانچ منٹ کے عرصہ میں ایک انچ بارش ہوئی۔ بے شمار مکانوں کی ٹین کی چھتیں اڑ گئیں اور لاتعداد درخت اور کھمبے اکھڑ گئے۔ متعدد اموات کی اطلاع بھی موصول ہوئی ہے۔ ہوائی مستقر کو بھی شدید نقصان پہنچا ہے۔ نقصان کا مجموعی اندازہ ایک لاکھ روپیہ لگایا جاتا ہے۔

سری نگر۔ ۳۰ جون گذشتہ تین گھنٹوں کی مسلسل بارش سے دریائے جہلم میں نو فٹ پانی چڑھ گیا ہے۔ مگر ابھی سیلاب کا کوئی خطرہ نہیں

شملہ۔ ۳۰ جون۔ شعبہ مالیات کا ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ ۱۰ روپے کی مالیت کے پوسٹل کیش سرٹیفکیٹ کی شرح سود میں مزید تخفیف کر دی گئی ہے اب ۸ روپے ۱۲ آنہ کے کیش سرٹیفکیٹ کے عوض ۵ سال کے بعد ۱۰ روپے مل سکیں گے۔

راولپنڈی۔ ۳۰ جون۔ اخبار "زمیندار" ۲ جولائی لکھتا ہے کہ مسٹر مظہر علی جو راولپنڈی میں ناکام رہنے کے بعد سرگودہا چلے گئے تھے۔ دوبارہ آ کر بھی وہاں جلسہ منعقد نہیں کر سکے۔ ہندو اور سکھ احراریوں کی امداد کر رہے ہیں۔ لیکن ان کی احرار کے ساتھ سازباز کے باعث احرار کے خلاف جذبۂ نفرت بہت بڑھ رہا ہے اگر مقامی حکام نے مسٹر مظہر علی کو راولپنڈی سے نکل جانے کا حکم صادر نہ کیا۔ تو اندیشہ ہے کہ ان کی سرگرمیوں کے باعث شہر کا امن خطرہ میں پڑ جائے گا۔

القدس۔ ۳۰ جون۔ گذشتہ شب جب برطانی پولیس کا ایک دستہ افلج اور لبان کے درمیانی علاقہ کا معائنہ کر رہا تھا۔ تو عربوں نے ان پر دو مرتبہ حملہ کر دیا۔ جس سے تین برطانوی سپاہی مجروح ہوئے۔ اس حملہ کی پاداش میں باشندگان لبان پر تین سو پونڈ جرمانہ کیا گیا ہے۔

ادیس آبابا۔ ۳۰ جون۔ جرنیل لیگوسو کی زیر قیادت اطالوی دستے نے کینیا کے نزدیک سرحد پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس علاقہ پر قبضہ کا مقصد یہ ہے کہ کینیا سے حبشہ آنے والے سامان کا سلسلہ منقطع کر دیا جائے۔

احمد آباد۔ ۳۰ جون۔ ایک اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ مال گاڑی کے ایک ڈبے میں آگ لگ جانے کی وجہ سے ڈبہ کی ساری روئی جل کر راکھ ہو گئی۔ آتشزدگی کے اسباب ابھی تک معلوم نہیں ہو سکے۔ نقصان کا اندازہ بہت زیادہ ہے۔

مدراس۔ ۳۰ جون۔ مسٹر ستیہ مورتی ایم ایل اے نے آئندہ اجلاس اسمبلی میں یہ تحریک التوائش کرنے کا نوٹس دیا ہے کہ ٹیرف بورڈ کو اڑائے جانے کے سوال پر غور کیا جائے۔

لنڈن۔ ۳۰ جون۔ وائٹ ہال میں شرق اردن کی صورت حالات پر خاص طور پر غور کیا جا رہا ہے حکومت برطانیہ کو یقین ہے کہ امیر عبد اللہ اپنی رعایا پر پوری طرح قابو رکھیں گے

فاضلکا۔ ۳۰ جون۔ موضع ہیت خورد میں ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس نے دو جعلی سکہ سازوں کو گرفتار کیا ہے۔ تلاشی کے دوران میں ان کے قبضہ سے متعدد جعلی سکے جن پر جارج پنجم کی تصویر تھی۔ اور ۱۹۱۵ء ثبت تھا۔ برآمد ہوئے۔

نینی تال۔ ۳۰ جون۔ لیجسلیٹو اسمبلی اور یوپی کونسل کے مسلمان ارکان نے سر محمد یعقوب کی صدارت میں ایک اجلاس منعقد کیا جس میں مسلم لیگ کے پارلیمنٹری بورڈ سے بے تعلقی کا اظہار کیا گیا۔

لنڈن۔ ۳۰ جون۔ سر فلپ چیٹوڈ سابق کمانڈر انچیف افواج ہند نے لنڈن میں ایک تقریر کرتے ہوئے بیان کیا۔ کہ دنیا میں قیام امن کے لئے شہنشاہیت اور برطانیہ کے تمام علاقوں میں فوج کی پوری قوت کا موجود رہنا۔ لیگ کی تقریروں اور اجتماعی معاہدات انفرادی معاہدات اور اسی قسم کی دوسری بے ہودگیوں سے بدرجہا بہتر ہے

مدراس۔ ۳۰ جون۔ مسٹر ستیہ مورتی ایم ایل اے نے ایک بیان جاری کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ لارڈ زٹلینڈ نے دار الامرا میں کانگرس کو دھمکی دی ہے۔ کہ اگر ہندوستان نے نئے آئین کو تباہ کرنے کی کوشش کی۔ تو گورنر اپنے اختیارات خصوصی کو استعمال کریں گے۔ لیکن کانگرس کو چاہیئے۔ کہ وہ ارباب حل و عقد پر یہ بات واضح کر دے۔ کہ فیڈریشن کی بیل کبھی منڈھے نہیں چڑھنے پائے گی۔

امرت سر۔ ۳۰ جون۔ گوردوارہ کمیٹی کی طرف سے نہنگ اکالیوں کو رسد بند کر دیئے جانے کے خلاف بطور پروٹسٹ پانچ اکالی عورتوں نے گوردوارہ مینجنگ کمیٹی کے دفتر کے سامنے مقاطعہ جوعی شروع کر دیا ہے

شملہ۔ ۳۰ جون۔ معلوم ہوا ہے پنجاب گورنمنٹ نے ڈپٹی کمشنروں سے مطالبہ کیا ہے کہ ہز ایکسیلینسی وائسرائے ہند نے اضلاع میں ان کے دورہ کے متعلق جو باتیں دریافت کی ہیں ان کا جواب وسط اگست تک دیدیں۔

لاہور۔ ۳۰ جون۔ خیال کیا جاتا ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو وار دھا کے بعد پنجاب آئیں گے۔ کیونکہ پچھلی بار وہ پنجاب کا دورہ مکمل نہ کر سکے تھے۔

سرگودہا۔ ۳۰ جون۔ "ملاپ" ۲ جولائی رقمطراز ہے کہ سرگودہا میں احراری لیڈروں نے تقریروں کے دوران میں اس بات پر زور دیا۔ کہ مسجد شہید اب کسی صورت میں بھی مسلمانوں کو نہیں مل سکتی۔ اور لوگوں سے کہا کہ انہیں سکھوں سے سمجھوتہ کر لینا چاہیئے۔

شملہ۔ ۳۰ جون۔ جنوبی افریقہ میں مسودہ ترمیم قانون ایشیائی بندوبست اراضی پاس ہو گیا ہے۔ اس کی رو سے جس جس بلاک میں ہندوستانی بیشتر ازیں آباد ہیں۔ مثلاً ٹرانسوال وغیرہ ان میں انہیں حقوق ملکیت دیدیئے جائیں گے

راولپنڈی۔ ۳۰ جون۔ ضلع ہزارہ کے مختلف دیہات سے آتشزدگی کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ابھی تک ان وارداتوں کا اصل سبب معلوم نہیں ہو سکا

شملہ۔ ۳۰ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ ایگریکلچرل ریسرچ کی امپیریل کونسل کے مشاورتی بورڈ میں ۱۶ جولائی کو ہز ایکسیلینسی وائسرائے تقریر کریں گے۔

واردھا۔ ۳۰ جون۔ گاندھی جی کے آئندہ ماہ ستمبر میں تین ماہ کے لئے یورپ اور امریکہ جانے کے متعلق جو خبر شائع ہوئی تھی اس کے متعلق اب معلوم ہوا ہے کہ وہ یورپ نہیں جائیں گے۔

بمبئی۔ ۳۰ جون۔ گردن توڑ بخار کا مرض عام ہو جانے کے باعث مقامی ڈاکٹر سخت مضطرب ہیں۔ بلدیہ بمبئی کے محکمہ حفظان صحت کی شدید کوششوں کے باوجود اس کی روک تھام نہیں ہو سکی۔

لاہور۔ ۲۹ جون۔ مسٹر ایس چیٹرجی جنہوں نے متواتر ۸۸ گھنٹے تک پانی میں تیر کر تیراکی کا ایک نیا ریکارڈ قائم کیا ہے ان دنوں لاہور آئے ہوئے ہیں۔ ان کا ارادہ ہے کہ وہ اپنا گذشتہ ریکارڈ توڑ کر نیا ریکارڈ قائم کریں۔

روما۔ ۳۰ جون۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جرمنی اور اطالیہ کے مندوبین نے بمقام برلن دس سالہ فضائی معاہدے پر دستخط ثبت کر دیئے ہیں۔ اس معاہدہ کے مندرجات کے مطابق دونوں ممالک کے درمیان غیر فوجی طیاروں کی پرواز کو باقاعدہ بنایا جائے گا۔ اور یہ طیارے ایک نظام کے ماتحت دونوں ملکوں کی حدود میں آزادانہ پرواز کیا کریں گے۔

شیخوپورہ۔ ۳۰ جون۔ ڈپٹی کمشنر شیخوپورہ اور صدر بلدیہ کے درمیان سروس کمیٹی کے کمروں کی تعمیر کے سلسلہ میں جو کشمکش جاری ہے اس کے متعلق بلدیہ کا اجلاس منعقد ہوا جس میں

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور دفتر الفضل قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی